Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴۲۲

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

ماہنامہ

مصباح ربوہ

قیمت فی پرچہ سات آنے

رجسٹرڈ ایل نمبر 5588

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مستورات کا مذہبی و علمی رسالہ

مدیرہ
امۃ اللہ خورشید

ماہنامہ مصباح ربوہ

زیر انتظام
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

جلد ۲۲/۱ | بابت ماہ وفا سنہ ۱۳۲۹ ہجری شمسی مطابق جولائی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴

فہرست مضامین

شذرات
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
معروضات
ذکرِ حبیب
احادیث النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمارے فرائض — محترمہ نصیرہ نزہت ربوہ
عورتوں سے حسنِ سلوک — محترمہ نصیرہ فردوس لاہور
مسلمان عورت سے خطاب — محترمہ سیدہ طینت صاحبہ سیالکوٹ
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ رؤیا۔
ایک دوست کے سوالوں کے جواب۔
کیا حضرت مسیح صلیب پر فوت ہوئے تھے؟ — محترمہ قانتہ پروین گوجرانوالہ
سنہ ہجری شمسی — محترمہ امۃ القیوم جامعہ نصرت ربوہ
فراقِ قادیان۔ (نظم) مطلوبہ خاتون۔
پھول رانی — محترمہ مبارکہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
ایک چور کی عقلمندی۔ محترمہ بشریٰ (جماعت ہفتم نصرت گرلز سکول ربوہ)
(یادِ رفتگان)
آہ باجی امۃ العزیز صاحبہ مرحومہ۔ محترمہ صفیہ اہلیہ نصیر احمد صاحب بٹ راولپنڈی
کشیدہ کاری

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور سے چھپوا کر ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

افسوسناک افتراق

(۱)

پچھلے دنوں عرب لیگ نے باہمی دفاع پر غور کرنے کے لئے عرب ممالک کا اجلاس بلایا۔ اس اجلاس میں چھ ممالک کے نمائندے شامل ہوئے۔ ساتواں شرق اردن کا نمایندہ غیر حاضر رہا۔ چھ میں سے پانچ نے باہمی معاہدۂ دفاع پر دستخط کر دئے۔ عراقی نمایندہ نے معمولی سے لفظی اشتباہ کی بناء پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

اس قسم کے خطرناک ماحول میں جس میں سے کہ عرب قوم گذر رہی ہے، زبردست دشمن انکی تاک میں ہے۔ وہ انکی ہر کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ وہ اپنی کامیابی کا راز اسی میں سمجھتا ہے کہ ان ممالک میں پھوٹ پیدا کرکے اپنے جارحانہ عزائم کو تقویت دے۔ اور جب کہ ایک دفعہ پہلے بھی عرب ممالک پر یہ واضح ہو چکا ہے کہ ان کا افتراق ان کے لئے ایک خطرناک شکست لانے کا باعث ہوا ہے، اور باوجود اس شدید احساس کے کہ عرب ممالک نہ صرف انفرادی حیثیت سے بلکہ اجتماعی حیثیت سے بھی جب تک کہ شدید جد وجہد نہ کریں، یہودیوں کی یورش کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ ان میں سے دو ملکوں کا اس اہم معاہدے کو نظر انداز کر دینا خطرناک قسم کی سیاسی غلطی ہے۔ یہ وقت ہے کہ انفرادی اور ذاتی اغراض کو قومی اور اجتماعی اغراض پر قربان کر دیا جائے۔ ذاتیات میں پڑکر دشمن کی پوزیشن اور زیادہ مضبوط نہ کیجائے۔

جس قوم میں افتراق وانشقاق کا یہ حال ہو، اس کا اپنے عزائم میں کامیاب ہو جانا مشکل ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان اس وقت اپنے آپکو کمزور پاتے ہوئے بھی اپنی کمزوری کا علاج نہیں کرتے۔ اب ان کے اندر ایک نئی روح اور نئے ارادے کی ضرورت ہے جو ایک انقلاب بپا کرکے اسلام کی پہلی سی عزت قائم کرے، اور وہ پیدا نہیں ہو سکتا، جبتک کہ ان کے اندر روحانی انقلاب نہ ہو روحانی انقلاب اور ہمہ گیر گراوٹ کو عروج اور کمال میں بدلنے کے لئے روحانی مصلح کی ضرورت ہے۔ سو اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے انکو پھر سے سنبھالا دینے کے لئے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما دیا ہے۔ اب اسلام کی تمام قسم کی ترقیات آپکی اور آپ کے خلفاء کی ذات سے وابستہ ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس آسمانی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔

(۲)

خطرناک ایام

روس اور امریکہ کی دشمنی کا لاوا جو اندر ہی اندر جوش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مار رہا تھا، اب پھوٹ چکا ہے۔ کوریا میں دونوں زبردست طاقتیں بالواسطہ متصادم ہو چکی ہیں۔ انسانی تہذیب کے یہ دعویدار تہذیب انسانی بلکہ انسانیت کو سرے سے مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔

یہ سلگتی ہوئی چنگاری جنگل کی طرح ہر طرف پھیلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ابھی عالمگیر جنگ کے اثرات دور نہیں ہوئے تھے کہ دنیا کو تیسری خوفناک جنگ میں دھکیلا جا رہا ہے۔ آلات حرب کی نوعیت سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کو اس دفعہ اس قسم کی آفتوں کا سامنا کرنا پڑیگا کہ اس سے قبل اسکے عشر عشیر سے بھی واسطہ نہیں ہوا۔

آخر یہ سب کچھ کیوں؟ ایک ماں کو اپنی اولاد سے کتنا پیار ہوتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کی تربیت میں اپنا آرام ترک کر دیتی ہے۔ انکو اس قسم کی کوئی سزا نہیں دیتی، جو انکی تباہی کا موجب ہو۔ پھر خدا تعالیٰ جس کو اپنے بندوں سے ماں کی محبت سے ستر گنا زیادہ محبت ہے، انہیں کیوں پے در پے شدید عذابوں میں مبتلا کر رہا ہے؟

کیا کبھی اس پر بھی غور کیا؟

آؤ ہم آپ پر اس راز کا انکشاف کریں —!

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ مَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۔ ہم بندوں کو اس وقت تک عذاب میں مبتلا نہیں کرتے جب تک ان کے پاس رسول نہ بھیج لیں جو انہیں خدا کا پیغام پہنچائے۔ جب وہ اس رسول کا انکار کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب جوش میں آتا ہے، اور منکرین کو شدید عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

کیونکہ اس سے زیادہ کفران کیا ہوگا کہ جس ذات نے انسان کی ہر قسم کی ضروریات مہیا کیں، اور اس کے لئے وہ اشیاء مہیا کیں کہ جن کا انسان کو خیال بھی نہیں تھا۔ لیکن جب اسی مہربان و محسن خدا کی طرف سے انکی روحانیت میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے کوئی شخص آیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔

حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، تا دنیا کے لوگ جو خدا کی طرف سے منہ موڑ چکے ہیں پھر اسکی طرف رجوع کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ انکی آواز کی قدر نہ کی گئی؛ اور نہایت حقارت و استہزاء سے اسکو ٹھکرا دیا گیا۔ لیکن وہ جو خدا نے فرمایا ہو کر رہیگا۔ اسنے اپنے رسول کے ذریعہ سے بہت پہلے اعلان کر دیا تھا:-

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

دنیا نے پیار و محبت کی آواز کی قدر نہ کی۔ اب خدا کے زور آور حملے ہی اس ربانی مصلح کی صداقت کو آشکارا کریں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس کے دامن میں پناہ لیکر اپنا سب کچھ محفوظ کر لیں۔ کیونکہ یہ بھی تو خدائی وعدہ ہے کہ جو صدق دل سے اس جماعت میں شامل ہوگا وہ بچایا جائے گا۔ (باقی دیکھو ص)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرو

اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔

عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے، اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں، خدا جانتا ہے بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے، ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کیطرح بڑھے اور اسکی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔

بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں، لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے، اسکی بات کی عزت کرے، کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔

خدا فرماتا ہے:۔

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ تم ایکدوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔

جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جبتک کہ وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معروضات

(۱) بہنیں مضامین صاف اور نصف صفحہ پر لکھا کریں، جو مضامین نصف صفحہ پر نہ لکھے ہوں گے وہ شائع نہیں کئے جائیں گے۔

(۲) جو بہن یا بھائی مصباح کے بارہ ۱۲ خریدار مہیا کریں گے، ہم انہیں بطور شکریہ ایکسال کے لئے پرچہ مفت ارسال کریں گے۔

(۳) ہمیں افسوس ہے کہ بہنوں نے ابھی تک مصباح کے علمی معیار کو بلند کرنے کی طرف کماحقہ، توجہ نہیں کی۔ بہت سی لکھی پڑھی اور قابل بہنیں موجود ہیں جو اگر توجہ دیں تو بہترین مضامین لکھکر قومی خدمت سرانجام دے سکتی ہیں۔ وہ بخوبی جانتی ہیں کہ رسالہ مصباح نے کسقدر اہم کام سرانجام دینا ہے۔ اسنے آجکل کی مسموم فضا فحش لٹریچر کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ عورتوں کے متعلق اسلام کی صحیح تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔ احمدی عورتوں اور بچیوں کے سامنے صحیح اسلامی تعلیم کا سبق دینا ہے، اور انہیں موجودہ زمانے کے بد اثرات سے محفوظ رہنے اور احمدیت کی حقیقی تعلیم کی ترویج و اشاعت کے لئے صحیح لائحہ عمل پیش کرنا ہے۔ اپنے اسلاف کے کارناموں اور سبق آموز واقعات کو پیش کرنا ہے۔ یہ سب مدنظر ہے لیکن آپکی خاموشی اور جمود اس کام میں مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔

میں پھر دردمندانہ دل سے تحریک کرتی ہوں کہ آپ ان سستیوں اور غفلتوں کو چھوڑ دیں، اور خدا کا نام لیکر جہاد احمدیت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ اور فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے ماتحت ایکدوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں۔

احمدیت کی ترقی متقاضی ہے کہ احمدی عورتوں کے اندر بیداری پیدا ہو۔ اور وہ بھی احمدیت کی ہر ضرورت کو اس طرح پورا کریں جس طرح مرد پورا کرتے ہیں، اور احمدی عورتیں دیگر خواتین تک پیغام احمدیت پہنچا کر فریضہ تبلیغ ادا کر سکیں۔ اور یہ واضح ہے کہ تحریری لحاظ سے ہماری تبلیغ کا واحد ذریعہ صرف اور صرف رسالہ

مصباح

ہی ہے۔ ہمارے لئے موجودہ وقت میں اسکی ترقی و اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا باعث ثواب ہے، کیونکہ یہ ایک قومی اور مذہبی رسالہ ہے۔ اسکی اشاعت میں مدد کرنا گویا احمدیت کی خدمت بجا لانا ہے۔

(۴) ماہ جون کے پرچے کی پہلی کاپیاں کچھ ناقص رہی ہیں۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ طباعت کے وقت پریس میں دو کاپیاں اڑ گئیں۔ اور پرچہ کو بروقت تیار کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری تھا، اس لئے اتفاقیہ ماہ جون کا پرچہ کچھ ناقص رہا ہے۔ امید ہے ناظرین درگذر فرمائیں گے۔

(۵) ہمارا رسالہ خالص مذہبی اور علمی رسالہ ہے، اسنے دینی علوم کی ترویج کے علاوہ اعلیٰ اخلاقی معیار قائم کرنا ہے، اور دوسرے رسالہ جات کو بھی اس پر چلنے کی تاکید کرنا ہے، اس لئے اس میں جھوٹے اور رومان انگیز افسانوں کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ اور نہ ہی بے حقیقت قصہ جات کی۔ ہاں تاریخی حالات اور اخلاقی واقعات اگر افسانوی زبان میں رسالہ کی دلچسپی بڑھانے کے لئے روانہ کئے جائیں، تو ہمیں انکی اشاعت میں کوئی عذر نہیں ہوگا۔

"ادارہ"

(بقیہ شذرات صفحہ ۳)

سنہری جال

مغربی اقوام جو اپنے زعم میں بہترین تہذیب کی حامل ہیں، اس امر کی دعویدار ہیں کہ انہوں نے ہی عورت کو پوری آزادی اور مساوی حقوق دیئے ہیں۔ ہم نے جب بھی ان کے اس دعویٰ پر غور کیا ہے اس میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں پائی۔ بلکہ مغربی اقوام نے جسقدر نسوانی طبقہ کو مردوں کا ابدی غلام بنایا ہے، اور جو ظلم انہوں نے اس طبقہ کیساتھ روا رکھا ہے، اسقدر شاید ہی کسی مہذب قوم نے روا رکھا ہو۔

کسی پرندے کے سامنے سنہری جال پھیلا دینا حسن سلوک نہیں کہلاتا، یا کسی قیدی کے ہاتھ میں سونے کی بیڑی اس کے ساتھ ہمدردی نہیں کہلا سکتی۔ ہو بہو یہی کیفیت مغربی اقوام کی ہے۔ انہوں نے عورتوں کو ظاہری آزادی دیکر ان کے رہے سہے حقوق پر بھی غاصبانہ قبضہ کیا ہے، اور اس طرح اپنی کمزوری کو چھپایا ہے، اور اس دائرہ میں جس کے اندر وہ اپنی مفوضہ امور کو پوری طرح سرانجام نہیں دے سکتے تھے زبردستی عورتوں کو بھی حصہ دار بنایا ہے، تاکہ ان کے نکمے اور نا اہل مردوں کے ساتھ انکی عورتیں بھی کچھ ہاتھ بٹا سکیں۔

اب ہم یہ بتلاتے ہیں کہ عورتوں کی یہ ظاہری آزادی محض ایک سنہری جال کسطرح ہے، وہ اس طرح کہ مغربی اقوام نے عورت کو ورثہ سے بالکل محروم کر رکھا ہے، سب جائداد کے مالک مرد قرار پاتے ہیں۔ حقیقی ہمدردی اور حقیقی مساوات کا تقاضا تو یہ تھا کہ جس طرح مرد وارث قرار دیئے گئے ہیں اسی طرح عورت بھی اپنے متعلقین کی وارث قرار دیجاتی۔ جب عورت کو اس طرف سے کورا جواب دیا گیا تو اس کے پاس لے دے کے اس کی عفت و عصمت رہ جاتی تھی جس کی حفاظت تمام شرائع نے واجب اور ایک مقدس فریضہ قرار دیا ہے۔ لیکن ان ظالم مردوں نے اسکی اس پاکدامنی پر بھی چھاپہ مارا، اور اس کے لئے ایسا خوش نما ماحول پیدا کر دیا جس میں اس کے لئے اپنی اس متاع عزیز کو محفوظ رکھنا محال ہو گیا۔ اور اب یہ کیفیت ہے کہ صنف نازک کی یہ متاع عزیز وہاں کوڑیوں کے مول فروخت ہوتی ہے۔

اس سنہری جال کو پھیلانے والے شکاری نے صید کو کچھ اس طور پر پھانسا ہے کہ اب اسکا نکلنا محال نظر آتا ہے۔ کم از کم عیسائیت کے پاس اسکا کوئی علاج نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تکریم شعائر اللہ ضروری ہے

(از قلم حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

(۱)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؐ صاحب جب چھوٹے سے بچے ۳، ۴ سال کی عمر کے تھے، تو ایکدفعہ ایک خادمہ لڑکی انکو اٹھائے ہوئے باہر لائی ہوئی تھی، کہ اس وقت کے لنگر کے خادم میاں غلام حسین رہتاسی نے اس لڑکی کو کسی بات پر خفا ہو کر ایک آہستہ سا تھپڑ مار دیا، جس کے سبب وہ روتی ہوئی اندر چلی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میاں غلام حسین پر ناراض ہوئے، اور فرمایا جب خادمہ نے شریف احمدؐ کو اٹھایا تھا اس وقت اسکو مارنا مناسب نہ تھا، کیونکہ یہ اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے، اور اس کا اکرام ضروری ہے۔

(۲)

ایکدفعہ اپنے مکان میں اوپر کے صحن کے ایک حصہ پر حضرت ام المومنین نے چھت ڈالنے کی خواہش کی، اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیدیا کہ چھت ڈالی جائے۔ مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضؓ نے جو حضورؑ کے مکان کے اندر ہی ایک چوبارہ میں مقیم تھے، اس امر کی مخالفت کی، ایسی چھت ڈالنے سے صحن چھوٹا ہو جائیگا اور حضورؑ کی خدمت میں تاکیداً عرض کی کہ چھت نہ ڈالی جائے۔

حضورؑ نے فرمایا۔ مولوی صاحب! والدہ محمود سے خدا تعالیٰ نے ہم کو اپنے وعدے کے مطابق لڑکے دیئے، اس واسطے انکی خواہش کو رد نہیں کر سکتے، چنانچہ چھت ڈالی گئی۔ جواب تک ہے۔ (ربوہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محترمہ ام داؤد صاحبہ نے احادیث ذیل جنہیں اربعین کہتے ہیں اشاعت کے لئے بھجوائی ہیں جو شکریے کے ساتھ شائع کیجاتی ہیں۔ یہ احادیث حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی رح نے بسلسلہ سند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائی ہیں۔ پہلے ان کی سند بیان کی گئی ہے، اس کے بعد چالیس احادیث ہیں جن کا حفظ کرنا موجب برکت ہے۔

"ادارہ"

اَمَّا بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ. فَهٰذِهٖ

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ

اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُسْنَدَةً بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ

یہ ۴۰ احادیث مسندہ جو سند صحیح

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبَانِيْهَا يَسِيْرَةٌ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہیں۔ انکے الفاظ تھوڑے

وَمَعَانِيْهَا كَثِيْرَةٌ لِيَدْرُسَهَا رَاغِبُ خَيْرٍ

لیکن معانی زیادہ ہیں میں نے انہیں ضبط کیا ہے کہ طالب خیر

رَجَاءَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ

بدیں امید کہ وہ زمرہ علماء میں داخل ہو جائے۔ کیونکہ آنحضرت

التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص میری امت میں سے چالیس

حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

احادیث جو اصلاح دین سے تعلق رکھتی ہیں حفظ کریگا اللہ تعالیٰ

فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَ

اسے فقیہ ہونیکی حالت میں اٹھائیگا اور میں بروز قیامت اسکی سفارش

شَهِيْدًا۔ قَالَ الْفَقِيْرُ وَلِيُّ اللّٰهِ عُفِيَ عَنْهُ

کرونگا اور اسکا گواہ ہونگا۔ اب یہ عاجز ولی اللہ عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ

شَافَهَنِيْ اَبُوالطَّاهِرِ الْمَدَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ

یہ ۴۰ احادیث مجھے بالمشافہ روایت کیں ابو طاہر مدنی نے اپنے باپ شیخ

اِبْرَاهِيْمَ الْكُرْدِيِّ عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَنْ

ابراہیم کردی سے انہوں نے زین العابدین سے انہوں نے

اَبِيْهِ عَبْدِ الْقَادِرِ عَنْ جَدِّهٖ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهٖ

اپنے باپ عبد القادر سے انہوں نے اپنے دادا یحییٰ سے انہوں نے اپنے

الْمُحِبِّ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ اَبِي الْيُمْنِ عَنْ

دادا محب سے انہوں نے اپنے والد کے چچا ابی الیمن سے انہوں نے

اَبِيْهِ شِهَابٍ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيِّ الدِّيْنِ

اپنے باپ شہاب احمدؒ سے انہوں نے اپنے باپ رضی الدین سے

عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ عَنِ السَّيِّدِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ

انہوں نے ابو القاسم سے انہوں نے سید ابی محمدؒ سے انہوں نے

وَالِدِهٖ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ وَالِدِهٖ اَبِيْ طَالِبٍ

اپنے باپ ابی الحسن سے انہوں نے اپنے باپ ابو طالب سے

عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ وَالِدِهٖ مُحَمَّدٍ زَاهِدٍ عَنْ

انہوں نے ابو علی سے انہوں نے اپنے باپ محمدؐ زاہد سے انہوں نے

وَالِدِهٖ اَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ وَالِدِهٖ

اپنے باپ ابو علی سے انہوں نے ابو القاسم سے انہوں نے اپنے باپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ وَالِدِہٖ الْحُسَیْنِ عَنْ
ابو محمدؑ سے انہوں نے اپنے باپ حسینؑ سے انہوں نے
وَالِدِہٖ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَبْدِ اللّٰہِ
اپنے باپ جعفر سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ سے
عَنْ اَبِیْہِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ عَنْ اَبِیْہِ
انہوں نے اپنے باپ زین العابدین سے انہوں نے اپنے باپ
اَلْاِمَامِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْہِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ
امام حسین سے انہوں نے اپنے باپ علی بن ابی
طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ قَالَ
طالب (راضی ہو اللہ ان سب پر) انہوں نے کہا کہ فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :-
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

(۱) لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ
نہیں ہے خبر دیکھی ہوئی شے کی طرح

(۲) ؍؍ اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ
جنگ دھوکہ ہے

(۳) ؍؍ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ۔
مسلمان مسلمان کا شیشہ ہے

(۴) ؍؍ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ
جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین سمجھا گیا ہے
یعنی اسے دیانتداری سے مشورہ دینا چاہیئے۔

(۵) ؍؍ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ
نیک کام بتانے والا ایسا ہی ہے جیسے خود
نیک کام کرنے والا۔

(۶) ؍؍ اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ۔
اپنی ضروریات کو پورا کرنا ہے تو انکو پوشیدہ رکھو۔

(۷) ؍؍ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ۔
آگ سے بچاؤ اختیار کرو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی ہو۔

(۸) ؍؍ اَلدُّنْیَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃٌ
دنیا قید خانہ ہے مومن کے لئے اور جنت
لِلْکَافِرِ۔
ہے کافر کیلئے۔

(۹) ؍؍ اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ
حیا مجسم خیر ہے۔

(۱۰) ؍؍ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ۔
مسلمان کا وعدہ ایسے ہی قطعی اور یقینی ہوتا ہے
جیسے ہاتھوں ہاتھ سے لینا۔

(۱۱) ؍؍ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ
کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی
فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ۔
سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

(۱۲) ؍؍ لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا
وہ ہم میں سے نہیں جو ہمیں دھوکہ دیتا ہے۔

(۱۳) ؍؍ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی۔
کم اور کفایت کرنے والی چیز بہتر ہے بہت اور
غافل کر دینے والی چیز سے۔

(۱۴) ؍؍ اَلرَّاجِعُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالرَّاجِعِ فِیْ قَیْئِہٖ۔
ہبہ کو واپس لینے والا اسکی مانند ہی جو قے کو چاٹتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(١٥) وبہ اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ۔
آفت کلام پر منحصر ہے۔

(١٦) " اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ
لوگ آپس میں کنگھی کے دندانوں کیطرح ہیں۔

(١٧) " اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔
حقیقی امارت دل کی امارت ہے۔

(١٨) " اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ
نیک بخت وہی جو غیر کے حالات سے نصیحت پکڑے۔

(١٩) " اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَاِنَّ مِنَ
یقیناً بعض اشعار حکمت سے پُر ہوتے ہیں۔ اور بعض
اَلْبَیَانِ لَسِحْرًا۔
بیان جادو ہوتا ہے۔

(٢٠) " عَفْوُ الْمُلُوْکِ اِبْقَاءٌ لِلْمُلْکِ۔
بادشاہوں کا عفو و درگزر سلطنت کے بقاء و
استحکام کا موجب ہوتا ہے۔

(٢١) " اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔
آدمی اسی کے ساتھ ہوتا ہے جسکو وہ پسند کرتا ہے۔

(٢٢) " مَا ھَلَکَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَہٗ
وہ شخص ہلاک نہیں ہوتا جو اپنی قدر پہچانتا ہے۔

(٢٣) " اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ۔
بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے۔
یعنی محرومی یا سزا سنگساری۔

(٢٤) " اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ
اوپر کا ہاتھ (سوال پورا کرنے والا) نیچے کے ہاتھ
السُّفْلٰی۔
(سوال کرنیوالے ہاتھ) سے بہتر ہے۔

(٢٥) وبہ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ
جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی
اللّٰہَ۔
شکر ادا نہیں کرتا۔

(٢٦) " حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَ
تیرا کسی چیز کو پسند کرنا اندھا اور
یُصِمُّ۔
بہرہ کر دیتا ہے یعنی محبت عیوب کو نہ دیکھتی ہے اور نہ سنتی۔

(٢٧) " جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ
دلوں میں فطرتی محبت اس شخص کی رکھدی گئی ہے جو
اَحْسَنَ اِلَیْھَا وَ بُغْضِ مَنْ اَسَاءَ
ان سے احسان کرے اور بغض رکھدیا گیا ہے اس کا جو
اِلَیْھَا۔
ان سے بدسلوکی کرے۔

(٢٨) " اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا
گناہ سے سچی توبہ کرنیوالا اسکی مانند ہے جس نے
ذَنْبَ لَہٗ۔
کوئی گناہ نہیں کیا۔

(٢٩) " اَلشَّاھِدُ یَرٰی مَا لَا یَرَاہُ
موجود شخص وہ کچھ دیکھتا ہے جو
الْغَائِبُ۔
غائب نہیں دیکھتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳۰) وَبِہٖ اِذَا جَآءَ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ۔
جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز فرد آئے تو اسکی عزت و تکریم کرو۔

(۳۱) " اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ۔
جھوٹی قسم شہروں کو ویران اور کھنڈرات بنا دیتی ہے۔

(۳۲) " مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ
جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

(۳۳) " اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ۔
اعمال کی صحت و فساد کا مدار نیت پر ہے۔

(۳۴) " سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ۔
قوم کا سردار (در اصل) قوم کا خادم ہوتا ہے۔

(۳۵) " خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا
بہترین کام میانے درجہ کا ہے۔

(۳۶) وَبِہٖ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْ اُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا یَوْمَ الْخَمِیْسِ۔
خدایا میری امت کے لئے جمعرات کی صبح جلدی اٹھنے میں برکت ڈال۔

(۳۷) " کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔
قریب ہے کہ محتاجی کفر بنجائے۔

(۳۸) " اَلسَّفَرُ قِطْعَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ۔
سفر عذاب کا ٹکڑا ہوتا ہے

(۳۹) " اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ۔
مجالس امانت ہیں۔ (ان کے راز افشاء نہ کئے جائیں)۔

(۴۰) " خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی۔
بہتر زاد تقوی ہے۔

شُکریہ

مندرجہ ذیل بہنوں نے مصباح کی اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا ہے۔ انکے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

(۱) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب۔ بشیر آباد۔ ۷ خریدار
(۲) " سارہ بیگم " جمعدار رحیم بخش صاحب۔ چک ۱۸۔ ۲ "
(۳) " محمودہ بیگم " مصلح الدین صاحب سعدی۔ ڈھاکہ۔ ۴ "

علاوہ ازیں محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اچھا گانگ نے اپنی نوزائیدہ بھانجی کی ولادت کی خوشی میں اعانت مصباح کے لئے ۵ روپے ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء
نومولودہ چوہدری عبد السلام صاحب ایم اے کی بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

دوسری بہنیں بھی اسیطرح خوشی کے مواقع پر مصباح کو یاد فرماتی رہا کریں، تو امید ہے کہ ادارہ اپنا پروگرام بسہولت عمدگی سے پیش کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے فرائض

(از محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ)

آج ہی کا ذکر ہے کہ میں دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنے خیالات میں مدہوش لیٹی ہوئی تھی۔ سوچ رہی تھی۔ دنیا کتنی بے ثبات ہے، یہاں کسی کو بھی قرار نہیں۔ کتنے بڑے بڑے انبیاء اس مادرِ گیتی نے پیدا کئے، مگر موت نے انکو اپنی آغوش میں لے لیا۔ کتنے ریفارمر ہوئے مگر صفحۂ ہستی پر ان کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

اُف! یہ دنیا کتنی ناپائیدار ہے؟ ایسی چیز کے ساتھ دل لگانا کتنی لاعلمی ہے ــــ؟

میں انہی خیالات میں غلطاں و پیچاں تھی، کہ کسی نے رشید کا نام لیا، فوراً میں چونکی اور مختلف قسم کے خیالات پردۂ قلم کی متحرک تصاویر کی طرح میرے دماغ میں چکر لگانے لگے۔

رشید! تو نے اس دنیا کو چھوڑ کر مجھے بہت بڑا سبق دیا۔ میں نے اپنی کتنی امیدیں تجھ سے وابستہ کر رکھی تھیں؟

میں کہا کرتی تھی، میرا رشید بڑا ہو گا اور انشاء اللہ مبلغ بنے گا۔ وہ خدا کے جھنڈے کو امریکہ کے میدانوں میں لہرائیگا۔ میں نے ایک خوبصورت خیالی قلعہ تعمیر کیا، مگر اس کی بنیاد بہت کمزور تھی، جس کو ہوا کے ایک ہلکے سے جھونکے نے مسمار کر دیا ــــ!

رشید! میرا گمان غلط نکلا، اور وہی ہوا جو خدا کی مرضی تھی۔ تیری عمر کچھ نہ تھی مگر میری امیدوں کے منار بلند پایہ رکھتے تھے۔ تیری ننھی سی موت نے میرے تصورات کی دنیا کو پلٹ کر رکھ دیا، اور جاتی دفعہ تو مجھے یہ زبردست سبق دے گیا۔

جہاں میں کوئی بھی دائم رہا ہے
صرف نام نکو قائم رہا ہے

یہ خیال آتے ہی میں اٹھی اور قلم دوات لیکر بیٹھ گئی۔ کونسی نیکی ہے جو اسی لمحہ میں کر سکتی ہوں؟ میں نے دل سے سوال کیا ــــ،

اسلام دشمنوں میں گھرا ہوا ہے، مسلمان کہلانے والوں نے اسکی اصل تعلیم کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اسلام کے احیاء کے لئے کوئی ذریعہ سوچو۔ میرے دل و دماغ نے مل کر یہ سوال کیا۔ وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اس اسلام کو جو بظاہر مردہ نظر آرہا ہے زندہ کر سکتی ہیں ؟

تقریر اور تحریر — !

تقریر کا ہمیں بہت کم موقعہ میسر ہوتا ہے، اس لئے کہ ہم عورت ہیں۔ تبلیغ کے میدان میں نکلنے کے لئے عورتوں کے واسطے بہت سے پہاڑ حائل ہیں۔ مگر اپنی تحریر کے ذریعہ سے ہم منزل مقصود تک پہنچ سکتی ہیں۔ ہم خدا تعالےٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک انہی دو طریقوں سے پہنچا سکتی ہیں۔

یہ کہہ کر دل کو مطمئن کر لینا کہ تبلیغ کا کام مردوں کا حصہ ہے، ایک موہوم خیال ہے۔ دنیا میں کسی قوم نے ترقی نہیں کی جبتک کہ عورتوں نے مردوں کا ہاتھ نہیں بٹایا۔

دیکھئے مصباح احمدی عورتوں کا واحد رسالہ ہے۔ اس کے ذریعہ ہم اپنا مقصود پا سکتی ہیں۔ لیکن اس کے لئے پختہ عزم اور استقلال کی ضرورت ہے، وہ ابھی ایک کمزور کونپل کیطرح ہے۔ یقیناً کبھی وہ زمانہ بھی آئیگا جب وہ ایک مضبوط درخت کی صورت اختیار کرلے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مردوں کے پاس اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے بہت سے ذرائع ہیں، مگر ہمارے پاس ابھی سوائے اس چھوٹے سے ہتھیار کے اور کوئی ذریعہ نہیں۔ سو اس مصباح کے ذریعہ سے آج میں آپکو بتاتی ہوں :-

ایک چھوٹی سی جماعت تھی جس سے اسلام کی بنیاد پڑی۔ ایک عورت، جو بڑھاپے کی عمر کو پہنچ رہی تھی۔ ایک گیارہ سالہ بچہ، ایک جوان آزاد کردہ غلام، بے وطن اور غیروں میں بسنے والا، جس کی پشت پر کوئی نہ تھا۔ ایک نوجوان دوست اور ایک مُدّعیٔ الہام۔

یہ وہ چھوٹا سا قافلہ تھا جو دنیا میں نور پھیلانے کے لئے کفر و ضلالت کے میدان کیطرف نکلا۔

لوگوں نے جب یہ باتیں سنیں انہوں نے قہقہے لگائے، انہوں نے ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کئے، اور نظروں ہی نظروں میں ایکدوسرے کو جتایا کہ یہ لوگ مجنون ہو گئے ہیں، انکی باتوں سے گھبراؤ نہیں بلکہ سنو اور مزے اڑاؤ۔ مگر حق اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر ہونا شروع ہوا۔ اور یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے مطابق "حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون" ہوتا گیا۔ "تھوڑا یہاں۔ تھوڑا وہاں" اور "ایک معجزانہ زبان سے" جس سے عرب پہلے ناآشنا تھے۔ خدا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عربوں سے باتیں کرنی شروع کیں۔

نوجوانوں کے دل لرزنے لگے، صداقت کے متلاشیوں کے جسموں پر کپکپی پیدا ہوگئی۔ انکی ہنسی اور ٹھٹھہ اور استہزاء کی آوازوں میں پسندیدگی اور تحسین کے کلمات بھی آہستہ آہستہ بلند ہونے شروع ہوئے۔

غلاموں، نوجوانوں اور مظلوم عورتوں کا ایک جتھا آپؐ کے گرد جمع ہونے لگ گیا۔ کیونکہ آپ کی آواز میں عورتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے حقوق کی دادرسی دیکھ رہی تھیں، غلام اپنی آزادی کا اعلان سُن رہے تھے۔ نوجوان بڑی بڑی امیدوں اور ترقیوں کے راستے کھلتے ہوئے محسوس کر رہے تھے۔

جب ہنسی اور ٹھٹھے کی آوازوں میں تحسین اور تعریف کی آوازیں بلند ہونی شروع ہوگئیں، تو مکہ کے رؤسا گھبرا گئے۔ حکام کے دل گھبرا گئے، حکام کے دل میں خوف پیدا ہونے لگا۔ تب وہ جمع ہوئے اور انہوں نے مشورے کئے اور منصوبے باندھے۔ تب ہنسی اور ٹھٹھے کی جگہ ظلم اور تعدی اور سختی اور قطع تعلقی کی تجاویز کا فیصلہ کیا گیا، اور ان پر عمل ہونا شروع ہوا۔

اب مکہ میں سنجیدگی سے اسلام کے ساتھ ٹکرانے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ اب وہ پاگلانہ دعویٰ ایک ترقی کرنے والی حقیقت نظر آ رہا تھا۔ مکہ کی سیاست کے لئے خطرہ، مکہ کی تہذیب کے لئے خطرہ، مکہ کے تمدن کے لئے خطرہ، مکہ کے رسم و رواج کے لئے خطرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اسلام ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بناتا ہوا نظر آتا تھا۔ جس نئے آسمان اور نئی زمین کے ہوتے ہوئے عرب کا پرانا آسمان اور پرانی زمین قائم نہیں رہ سکتے تھے۔

اب یہ سوال مکہ والوں کے لئے ہنسی کا سوال نہیں رہا تھا۔ اب یہ زندگی اور موت کا سوال تھا۔ انہوں نے اسلام کے چیلنج کو قبول کیا۔ اور اسی روح کے ساتھ قبول کیا۔ جس روح کے ساتھ نبیوں کے دشمن نبیوں کے چیلنج کو قبول کرتے آئے تھے۔ اور دلیل کا جواب دلیل سے نہیں، بلکہ تلوار اور تیر کے ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ اسلام کی خیر خواہی کا جواب ویسے ہی بلند اخلاق کے ذریعہ سے نہیں بلکہ گالی گلوچ اور بدکلامی سے دینے کا انہوں نے فیصلہ کر لیا۔

دیر بعد اسلام کی فتح کے زمانہ میں جب اسلام کا جھنڈا مشرق و مغرب میں لہرا رہا تھا ایک دفعہ ایک ابتدائی نومسلم خباب کی پیٹھ ننگی ہوئی، تو ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ انکی پیٹھ کا چمڑا انسانوں جیسا نہیں جانوروں جیسا ہے۔ وہ گھبرا گئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپکو یہ کیا بیماری ہے؟ وہ ہنسے اور کہا یہ بیماری نہیں۔ یادگار ہے اس زمانہ کی جب ہم نومسلم غلاموں کو عرب کے لوگ مکہ کی گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا کرتے تھے، اور متواتر یہ ظلم ہم پر روا رکھے جاتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں میری پیٹھ کا چمڑہ یہ شکل اختیار کر گیا۔

بیشک یہ ظلم انسانی طاقت سے بالا تھے، مگر جن لوگوں پر یہ ظلم کئے جا رہے تھے وہ ظاہر میں انسان تھے اور باطن میں فرشتے۔ قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دل و دماغ پر ہی نازل نہیں ہو رہا تھا۔ بلکہ خدا ان لوگوں کے دلوں میں بھی بول رہا تھا۔ اور کبھی کوئی مذہب قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ابتدائی ماننے والوں کے دلوں میں خدا کی آواز بلند نہ ہو۔

جب انسانوں نے انکو چھوڑ دیا، جب رشتہ داروں نے ان سے منہ موڑ لیا، تو خدا تعالیٰ ان کے دلوں میں کہتا تھا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں، میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

اور یہ سب ظلم ان کے لئے راحت ہو جاتے تھے۔ مخالفتیں بڑھتی گئیں، گالیاں دعائیں بن کر لگتی تھیں، پتھر مرہم کے قائم مقام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتے تھے۔ مخالفتیں بڑھتی گئیں مگر ایمان بھی ساتھ ہی ترقی کرتا گیا۔ ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گیا مگر اخلاص بھی تمام گزشتہ حدبندیوں سے اوپر نکل گیا۔

یہ مختصر تعلیم آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کی ہے۔ ان لوگوں نے اس تعلیم کو نہ صرف کانوں سے سنا بلکہ اس پر عمل پیرا بھی ہوئے۔ وہ اسکو لیکر دیوانہ وار دنیا میں نکل کھڑے ہوئے۔ تمام براعظموں کا چپہ چپہ چھان مارا، اور اس پیغام کو لوگوں تک پہنچایا تب جا کر وہ دنیا میں مظفر و منصور ہوئے۔

اب جبکہ اس تعلیم پر ایک زمانہ گزر گیا، لوگ اس کو بھولنے لگے تو خدائے قدوس نے چاہا کہ اسکو پھر زندہ کیا جائے، سو اس غرض کے لئے چودھویں صدی کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تاکہ انکے ذریعہ سے پھر اسلام کی ترقی ہو۔

آج سے ساٹھ سال پہلے دنیا کا ایک فرد بھی ایسا نہ تھا جس کو یہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے بغیر اس کے کہ کوئی انتباہ ہو، بغیر اس کے کہ پہلے کوئی اعلان ہو۔ ایک شخص کو جس کو خود بھی یہ علم نہ تھا کہ کیا ہونے والا ہے۔ خدا نے اسکو جگایا اور کہا، اٹھو اور دنیا کو میری طرف بلاؤ! اور پھر سے دنیا میں میری حکومت قائم کرو!!

آج ہم تیرے ذریعہ پھر نئے آسمان اور نئی زمین کی داغ بیل ڈالنا چاہتے ہیں۔ پھر وہی تعلیم نیا جامہ پہن کر دنیا کے سامنے آگئی۔

پس ہم نے اس مسیح موعود کا زمانہ پایا ہے جو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوا۔ سو دیکھنا یہ ہے کہ یہ زمانہ ہم سے کس چیز کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس زمانہ میں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ قربانی اور ایثار ہے۔ قربانی خواہ وہ مالی ہو یا جانی۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اندر، اپنے مردوں کے اندر بچوں کے اندر اسلام کے دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کا مستحکم ارادہ پیدا کریں، اور یہ یقین رکھیں کہ ہم نے ہی اس کام کو کرنا ہے۔ اور یہ ہو کر رہیگا۔ خدا کرے کہ ہم میں وہ ایمانی روح پیدا ہو جائے۔ کہ اگر ہم پہاڑ سے کہیں کہ ہٹ جاؤ تو وہ ہٹ جائے، اور دریا سے کہیں کہ تھم جاؤ تو وہ تھم جائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم مادی پہاڑ سے کہیں کہ ہٹ جاؤ تو وہ ہٹ جائے، بلکہ یہ ہے کہ ہم میں اگر حقیقی ایمان پیدا ہو جائے تو ہم پہاڑ جیسی مشکلات کو حل کریں گی، اور دریاؤں کو عبور کر سکیں گی۔

میری معزز بہنو! ہم نے خدا تعالیٰ کے مامور کا زمانہ پایا ہے، ہمیں چاہیئے کہ ہم وہی کام کریں جو انبیاء کی جماعتیں کرتی چلی آئی ہیں۔

یاد رکھیں کہ انبیاء اور اس کے قریب کے زمانہ کے لوگوں کی خوشی اس بات میں ہوا کرتی ہے کہ وہ قربانیاں کریں۔ اور بعد میں آنے والوں کی خوشی اس میں ہوتی ہے کہ ان کو روپیہ ملے۔ نبیوں اور اس کے قریب کے زمانے کے لوگوں کی خوشی اس میں ہے کہ انہوں نے اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کیں۔ مگر بعد میں آنے والے لوگ اس بات پر خوش ہوتے ہیں، کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے اپنی جانیں بچائیں۔

یہ وقت ہمارے لئے علاوہ جانی قربانی کے مالی قربانی کا بھی ہے۔ چاہیئے کہ بڑھ چڑھ کر چندہ دینے کی روح ہم میں پیدا ہو۔

ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کوئی بہن ایسی بھی ہو جو اپنے پاس نہ مال رکھتی ہو نہ علم رکھتی ہو، نہ وہ دین کی خدمت کر سکے۔ تو وہ اپنے دل میں کڑھتی ہو، کہ خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والوں میں میں کیونکر شامل ہو سکتی ہوں ___؟

اس طرح! کہ وہ دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اس جنگ میں جو آج ہمیں دوسروں سے درپیش ہے فتح دے، اور مقابلہ کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کرے۔ گو دنیا کی نگاہوں میں یہ دعائیں ہیچ نظر آئینگی، مگر پگھلے ہوئے دل کی دعا کبھی ضائع نہیں جاتی، بلکہ وہ بڑی قیمت رکھتی ہے۔

وہ دعا جو خدا کے ہاں قبول ہوتی ہے، وہ دعا جو اسکی رحمت کو کھینچ لاتی ہے وہ مضطر والی دعا ہے۔ دیکھئے ایک مالدار کی قربانی بھی اسی وقت قبول ہو سکتی ہے جب اس پر دل کے خون کے قطرے پڑے ہوئے ہوں۔

پس ہمیں ہرگز یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ دعائیں کوئی معمولی چیز ہیں۔ نہ یہ کہ ہم میں سے کوئی ایسی بہن ہے جس کو خدمتِ دین کا موقعہ نہیں ملا۔ پس آپکے نیک ارادے اور دل کی قربانی جبکہ آپ دوسری قربانیوں میں حصہ نہیں لے سکتیں، بلکہ آپ عاجزانہ اور مسکینانہ طور پر خدا کے حضور گر گر کر سلسلہ کی ترقی کے لئے دعائیں مانگتی ہیں، تو وہ کسی صورت میں دوسروں کی قربانی سے کم نہیں ___،

ایک مجلس میں ایک عورت خدمتِ دین کے لئے ایک ہزار روپیہ پیش کرتی ہے، وہاں تحسین اور مرحبا کہنے والیاں آپ ضرور دیکھیں گی۔ مگر کوئی نمدار آنکھ اس وجہ سے نہیں دیکھیں گی کہ اسنے خدا کی راہ میں ایکہزار روپیہ پیش کیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں وہ بڑھیا جسکی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں، جس کو فاقے پر فاقے آتے ہیں، جس کے متعلق تم کو علم ہو کہ اب بھی وہ فاقے سے ہے، اسنے باوجود کمزوری اور بیماری کے رات کو سوت کاتا اور پھر بازار میں بیچ کر ایک روپیہ لائی، اور وہ روپیہ اسنے خدمت دین کے لئے پیش کر دیا۔ تو گو وہاں نعرے پیدا نہوں مگر بیسیوں آنکھوں میں آپ آنسو دیکھیں گی، کیونکہ یہ وہ قربانی ہے جس میں درد بھی شامل ہے۔ یقیناً ہمارا خدا اسکو اپنی گود میں اٹھائیگا اور اس کو تسلی دے گا کہ مت سمجھو کہ تمہاری قربانی حقیر ہے، وہ میں ہوں جس نے قربانی قبول کرنی ہے۔

پس ہمیں خوش ہونا چاہیئے کہ ہمارے رب نے کسی صورت میں بھی خدمتِ دین سے محروم نہیں رکھا۔

اب اسلام کی ترقی کے دن آ رہے ہیں، بلکہ وہ زمانہ نزدیک ہے کہ جب خدا تعالیٰ دشمن کو ایسی شکست دے گا کہ وہ سر نہ اٹھا سکے گا۔ مگر اس کے لئے ہمیں انہی راستوں پر سے گذرنا ہو گا جن پر سے انبیاء کی جماعتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں سے حسنِ سلوک

(از محترمہ نصیرہ فردوس صاحبہ لاہور)

اسلام کے قیام سے قبل عورت تمام دنیا میں عموماً اور عرب میں خصوصاً اثاثۃ البیت سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ عورت کی پیدائش باعث عار اور اس کا وجود ذلت کی چلتی پھرتی تصویر سمجھا جاتا تھا۔

عرب کے لوگ اپنے ناموس کی حفاظت کی خاطر لڑکیوں کو زندہ دفنا دیتے تھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کی وحشی قوم میں مبعوث ہوئے۔ آپ نے انہیں جہاں وحشی سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنانے میں بہت سے اصلاحی امور کی تعلیم دی وہاں عورتوں سے حسن سلوک اور انکے حقوق کی نگہداشت پر بہت زور دیا۔ اور عورت جیسی کمزور مخلوق کو اسلام میں وہ درجہ عطا فرمایا جو اقوام عالم پیش نہیں کر سکتیں۔ اس تعلیم کو مختصراً حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی میں نہایت احسن پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں :-

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے دنیا میں عورت کے ورثہ کے حق کو قائم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لڑکوں اور لڑکیوں کو باپ اور ماں کے ورثہ کا حقدار قرار دیا گیا۔ اسی طرح ماؤں اور بیویوں کو بیٹوں اور خاوندوں کے ورثے کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اسلام سے پہلے دنیا کے کسی مذہب نے بھی اس طرح حقوق قائم نہیں کئے۔

اسی طرح آپ نے عورت کو اس کے مال کا مستقل مالک قرار دیا ہے۔ خاوند کو حق نہیں کہ خاوند ہونے کی وجہ سے عورت کے مال میں دست اندازی کر سکے۔ عورت اپنے مال کے خرچ کرنے میں پوری مختار ہے۔

عورتوں سے حسن سلوک میں آپ کا یہ حال تھا کہ عرب لوگ جو اس بات کے عادی نہ تھے، انکو یہ بات دیکھ کر ٹھوکر لگتی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی بعض دفعہ میری باتوں میں دخل دیتی تو میں اسکو ڈانٹ کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ عرب کے لوگوں نے کبھی عورتوں کا یہ حق تسلیم نہیں کیا، کہ وہ مردوں کو ان کے کاموں میں مشورہ دیں۔ اس پر میری بیوی کہا کرتی تھی، جاؤ جاؤ! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی بیویاں انکو مشورہ دیتی ہیں اور آپ انکو بھی نہیں روکتے تو تم ایسا کیوں کہتے ہو۔ اس پر انہیں کہا کرتا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت لاڈلی ہیں، ان کا ذکر نہ کرو۔ باقی رہی تمہاری بیٹی، سو اگر وہ ایسا کرتی ہے تو اپنی گستاخی کی سزا کسی دن پائے گی۔

ایکدفعہ جب کسی بات سے ناراض ہو کر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر لیا کہ کچھ دن آپ باہر رہیں گے اور بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے اور مجھے اس کی خبر ملی، تو میں نے کہا دیکھو جو میں کہتا تھا وہی ہو گیا۔ میں اپنی بیٹی حفصہ رض کے گھر میں گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا کہ حفصہ! کیا ہوا؟ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں طلاق دیدی ہے؟ انہوں نے کہا۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بات کی وجہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے گھر میں نہیں آئیں گے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ حفصہ! میں تجھے پہلے نہیں سمجھایا کرتا تھا کہ تو عائشہ رض کی نقلیں کرتی ہے، حالانکہ عائشہ رض تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر پیاری ہے دیکھ آخر تو نے وہی مصیبت سہیڑلی جس کا مجھے خوف تھا۔

یہ کہہ کر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضورؐ ایک کھردری چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپکے جسم اطہر پر کرتہ نہ تھا، اور آپ کے سینے اور کمر پر چٹائی کے نشان بنے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ اور کہا:۔

یا رسول اللہ! یہ قیصر و کسریٰ کہاں مستحق ہیں اس بات کے کہ انکو خدا تعالےٰ کی نعمتیں ملیں۔ مگر وہ تو کس آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور خدا کے رسولؐ کو یہ تکلیف ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

عمرؓ! یہ درست نہیں۔ اس قسم کی زندگیاں خدا کے رسولوں کی نہیں ہوتیں۔ یہ دنیا دار بادشاہوں کا شغل ہے۔

پھر میں نے حضورؐ کو وہ سارا واقعہ سنایا۔ جو میری بیوی اور بیٹی کے ساتھ گذرا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری باتیں سنکر ہنس پڑے۔ اور فرمایا:۔

عمرؓ! یہ بات درست نہیں کہ میں نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے تو صرف ایک مصلحت کیخاطر کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر سے باہر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (بخاری کتاب النکاح باب موعظۃ الرجل ابنتہ لحال زوجها)۔

عورتوں کے جذبات کا آپکو اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ نماز میں آپکو ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی۔ تو آپؐ نے نماز جلدی جلدی پڑھا کر ختم کر دی۔ پھر فرمایا کہ ایک بچہ کی رونے کی آواز آئی تھی۔ میں نے کہا۔ اسکی ماں کو کتنی تکلیف ہو رہی ہوگی۔ چنانچہ میں نے نماز جلدی ختم کر دی، تاکہ ماں اپنے بچہ کی خبر گیری کر سکے۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب من اخف الصلوۃ عند بکاء الصبی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب آپ سفر پر جاتے جس میں عورتیں بھی ساتھ ہوتیں تو ہمیشہ آہستگی سے چلنے کا حکم دیتے۔

ایکدفعہ ایسے ہی موقعہ پر جب کہ سپاہیوں نے اپنے گھوڑوں کی باگیں اور اونٹوں کی نکیلیں اٹھالیں تو آپؐ نے فرمایا :۔

رِفْقًا بِالْقَوَارِيرِ

ایسے کیا کرتے ہو، عورتیں بھی ساتھ ہیں۔ اگر تم اس طرح اونٹ دوڑاؤ گے تو شیشے چکنا چور ہو جائیں گے۔

(بخاری کتاب الادب)

ایک دفعہ ایک جنگ کے میدان میں کسی گڑبڑ کی وجہ سے سواریاں بدک گئیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھوڑے سے گر گئے، اور بعض مستورات بھی گر گئیں۔ ایک صحابی جن کا اونٹ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا۔ حضورؐ کو گرتے ہوئے دیکھ کر بے تاب ہو گئے۔ اور کود کر یہ کہتے ہوئے آپکی طرف دوڑے :۔

"یا رسول اللہ! میں مرجاؤں اور آپ بچے رہیں"

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں رکاب میں الجھے ہوئے تھے۔ آپ نے جلدی جلدی اپنے آپکو آزاد کیا، اور اس صحابی کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا :۔

"مجھے چھوڑو اور عورتوں کی طرف جاؤ۔"

جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس وقت آپ نے سب مسلمانوں کو جمع کر کے بہت وصیتیں کیں، انمیں ایک بات یہ بھی تھی، کہ میں تم کو اپنی آخری وصیت یہ کرتا ہوں کہ عورتوں سے ہمیشہ حُسنِ سلوک کرتے رہنا۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے، جس کے گھر میں لڑکیاں ہوں اور وہ انکو تعلیم دلائے، اور انکی اچھی طرح تربیت کرے۔ خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس پر دوزخ کو حرام کر دیگا۔

(ترمذی جلد ۲ ابواب السیر والسلاح باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات)

عربوں میں رواج تھا کہ اگر عورتوں سے کوئی غلطی ہو جاتی تو انہیں مار پیٹ لیا کرتے تھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسکی اطلاع ملی، تو آپ نے فرمایا۔

"عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں تمہاری لونڈیاں نہیں۔ انکو مت مارا کرو۔"

مگر عورتوں کی چونکہ ابھی تک پوری طرح تربیت نہیں ہوئی تھی، انہوں نے اس دلیری میں آکر مردوں کا مقابلہ شروع کر دیا، اور گھروں میں فساد ہونے لگا۔ آخر حضرت عمرؓ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ آپ نے ہمیں عورتوں کو مارنے سے روک دیا ہے، اور وہ بڑی بڑی دلیریاں کرتی ہیں۔ ایسی صورت میں تو ہمیں اجازت ملنی چاہیئے کہ ہمیں انہیں مار پیٹ لیا کریں۔

چونکہ ابھی تک عورتوں کے متعلق تفصیلی احکام نازل نہیں ہوئے تھے، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت حد سے بڑھتی ہے تو تم اپنے رواج کے مطابق اسے مار لیا کرو۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے اس کے کہ کسی اشد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استثنائی صورت میں مرد اپنی عورتوں کو سزا دیتے، انہوں نے وہی پرانا عربی طریق جاری کر لیا۔

عورتوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس آ کر شکایت کی تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا جو لوگ اپنی عورتوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے، یا انہیں مارتے ہیں۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ وہ خدا کی نظر میں اچھے نہیں سمجھے جاتے۔

اس کے بعد عورتوں کے حق قائم ہوئے، اور عورت نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہربانی سے پہلی دفعہ آزادی سے سانس لیا۔

(ابو داؤد کتاب النکاح)

معاویہ بن ہندہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:۔

یا رسول اللہ! بیوی کا حق ہم پر کیا ہے؟

آپ نے فرمایا:۔

جو خدا نے تمہیں کھانے کے لئے دے وہ اسے کھلاؤ، اور جو خدا تمہیں پہننے کے لئے دے وہ اسے پہناؤ، اور اسکو تھپڑ نہ مارو، اور گالیاں نہ دو اور اسے گھر سے نکالو۔ (ابو داؤد)

حضورؐ کو عورتوں کے جذبات کا اسقدر احساس تھا کہ آپ ہمیشہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ باہر سفر کے لئے جاتے ہیں انہیں جلدی گھر واپس آنا چاہیئے، تاکہ انکے بال بچوں کو تکلیف نہ ہو۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی اپنی ان ضرورتوں کو پورا کرلے جن کے لئے اسے سفر کرنا پڑا تھا تو اسے چاہیئے کہ اپنے رشتہ داروں کا خیال کر کے جلدی واپس آئے۔ (بخاری، مسلم)

—(ماخوذ)—

مندرجہ بالا شواہد سے جہاں عورتوں سے حسن سلوک کی اہمیت واضح ہوتی ہے وہاں حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے اخلاقِ عالیہ کیطرف بھی اشارہ ہوتا ہے، اور بے اختیار دل اس دنیا کے محسن اعظمؐ پر ان الفاظ میں درود بھیجنے کو چاہتا ہے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَاءِ نَفْسِكَ وَزِنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ

—(آمین)—

اعلان

مصباح کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ مفصل معلومات کے لئے مینجر مصباح سے خط و کتابت کریں

رسالہ کی سالانہ قیمت ۵ روپے

قیمت فی پرچہ ۷ آنے (۷/)

مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان عورت سے خطاب

(از محترمہ سیدہ طلینت صاحبہ سیالکوٹ)

دنیا کی چیزوں میں سب سے اچھی چیز نیک بیوی ہے۔ تمہارا نیک ہونا مرد کے لئے ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ نیک بننے کی کوشش کرو۔ اور اپنی نیکیوں سے دنیا کو بھر دو۔

تم برکت والیاں ہو، اپنی برکت سے گھروں کو بابرکت بناؤ۔

تم مردوں کی روح کی نگہبان ہو، انکی خوشیوں اور غمیوں کی حقدار ہو۔ اس لئے اپنی محبت سے خاوندوں کے دل مسخر کر لو۔

تم مردوں کی مصیبت اور افکار کو ہلکا کرنے کے لئے ہو۔ اپنی بے ضرورت خواہشوں سے ان میں اضافہ نہ کرو۔

تم میں ایک جادو ہے، اس سے مسحور کرو نہ کہ نفور۔

تم گلاب کا ایک حسین پھول ہو۔ اپنی خود رائی کے کانٹے کو نکال دو، اور اپنے گھر کو رشک چمن بناؤ۔

تم اپنے گھر میں ملکہ ہو، سلیقے سے اپنے تخت کو سنبھالے رہو۔

تمہاری سیرت تمہارے حسن سے زیادہ دلکش ہے۔

تمہاری نیک سیرتی ہی دنیا کی بہترین چیزوں میں سے ہے۔ اسے کج ادائی سے کبھی نہ بدلو۔

کم بولنا تمہارا گوہر ہے، اسے فضول گوئی اور تلخ کلامی سے ضائع نہ کرو۔

تم انسان اور فرشتے کی درمیانی مخلوق ہو، اپنی نافرمانیوں سے شیطان کا آلہ نہ بنو۔

اپنے حسن پر مغرور نہ ہو، بلکہ نیکی اور حیا اور فرمانبرداری سے ہر کسی کے دل میں گھر کرو۔

عفت، عصمت اور پاکیزگی تمہارے جوہر ہیں انکو خاک میں نہ ملاؤ۔

ترش روئی سے اپنی تمام خوبیوں کو برباد نہ کرو۔

الغرض تم دنیا میں برکت بن کر رہو نہ کہ لعنت۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور قرون اُولیٰ کی مسلم خواتین سے صبر و شکر کی تعلیم حاصل کرو۔

اور سچی بات تو یہ ہے کہ گھروں کا بگاڑنا اور سنوارنا سب عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔ گھر سنور جائیں تو افراد سنور جائیں۔ افراد سنور جائیں تو قوم اور ملک سنور جائیں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ایک تازہ رؤیاء

فرمودہ ۴؍جون ۱۹۵۵ء بمقام لاہور

لجنہ اماء اللہ لاہور کا ایک اجلاس ۴؍جون کو ۷ بجے شام رتن باغ کے احاطہ میں منعقد ہوا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تقریر فرماتے ہوئے اپنا ایک تازہ رؤیاء بھی بیان فرمایا تھا۔ جو بہنوں کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے :۔

چند دن ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد ہے جو اپنے پاؤں سے کسی چیز کو مسل رہا ہے، مگر خواب میں میں اس کو ایک مرد نہیں سمجھتا، بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ تمام مردوں کا نمائندہ یا ان کا قائم مقام ہے۔ اس مرد پر ایک چادر پڑی ہوئی ہے اور وہ اپنے پیروں کو اس طرح زمین پر مار رہا ہے جیسے کسی چیز کو مسلنے کے لئے بار بار پیر ملائے جاتے ہیں۔ اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں اس کے پیر ہیں وہاں کیچڑ نہیں رہا۔ بلکہ عورتیں مچھلیوں کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں اور وہ انکو اپنے پیروں سے مسلنا چاہتا ہے۔

یہ دیکھ کر میرے دل میں عورتوں کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ اور میں اس کے سینے پر چڑھ گیا اور میں نے اپنی لاتیں لمبی کیں، اور جہاں اس کے پاؤں ہیں وہاں میں نے بھی اپنے پاؤں پہنچا دیئے ہیں۔ مگر وہ تو ان عورتوں کو مسلنے کے لئے اپنے پیر مار رہا ہے، اور میں اس کے پاؤں کی حرکت کو روکنے اور ان عورتوں کو بچانے کے لئے اپنے پاؤں ملے کر رہا ہوں۔ اسی دوران میں میں ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں :۔

اے عورتو! تمہارے لئے آزادی کا وقت آگیا ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کے ذریعہ تمہاری ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں، اگر اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جد و جہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے دیکھا کہ جوں جوں میں نے انکو ابھارنے کے لئے اپنے پیر ہلانے شروع کئے، نیچے سے وہ مچھلیاں جن کو میں عورتیں سمجھتا ہوں ابھرنی شروع ہوئیں، اور وہ اتنی نمایاں ہوگئیں کہ میرے پیروں میں انکی وجہ سی کھجلی شروع ہوگئی، اور اس آدمی کے پیر آپ ہی آپ کھلنے شروع ہوگئے، یہاں تک کہ وہ بالکل کھل گئے۔ پھر میں نے اپنے مضمون کو بدل دیا، اور عورتوں سے مخاطب ہوکے میں نے کہا۔

یہ وقت اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے کا وقت ہے۔ اگر اس وقت مرد اور عورت مل کر کام نہیں کریں گے، اور اسلام کے غلبہ کی کوشش نہیں کریں گے تو اسلام دنیا میں غالب نہیں آسکیگا۔ تم کو چاہیئے کہ تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہوئے دین کی جتنی خدمت بھی کرسکو اتنی خدمت کرو۔

پھر میں اور زیادہ زور سے ان سے کہتا ہوں:۔

اگر تمہارے مرد تمہاری بات نہیں مانتے، اور وہ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپکو پیش نہیں کرتے اور تمہیں بھی دین کا کام کرنے نہیں دیتے تو تم انکو چھوڑدو۔ اور انہیں بتادو کہ تمہارا ان سے اسی وقت تعلق رہ سکتا ہے جبتک وہ دین کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں۔

یہ کہتے کہتے میری آنکھ کھل گئی۔

(بقیہ "پھول رانی" صـ۳۴)

نعیمہ اس بیش قیمت پوشاک کو لیکر راجکماری کو ہزاروں دعائیں دیتی ہوئی وہاں سے روانہ ہوئی۔

جب باغ میں پہنچی تو وہ پھولدار سبز پوشاک باپ کو دکھائی۔ باپ کے چہرے پر افسردگی چھاگئی۔ اور جب بیٹی نے اس تشویش کا سبب پوچھا۔ تو کہنے لگا۔ بیٹی! کیا اچھا ہوتا کہ تمہیں یہ بیش قیمت پوشاک نہ ملتی۔ اب خوف ہے کہ حاسد بغض اور کینہ سے متاثر ہو کر تمہیں نقصان نہ پہنچائیں۔ مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ صبر اور انکساری کا زیور خدا کی نظروں میں سب سے زیادہ قیمتی اور بیش بہا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے وہی زیور حاصل کرنے کی کوشش کرو تاکہ سرفراز ہوسکو۔

(باقی آئندہ)

ضرورت ہے

احمدیہ گرلز سیالکوٹ کے لئے ایک جے۔ اے۔ وی یا بی۔ اے۔ بی۔ ٹی استانی کی ضرورت ہے۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمادیں:۔

سیدہ فضیلت صاحبہ سیکری احمدیہ گرلز سکول اسلام آباد
سیالکوٹ شہر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوست کے سوالوں کے جواب

ایک دوست نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مفصلہ ذیل سوالات پیش کئے ہیں۔ ان کا جو جواب حضور انور نے فرمایا وہ ان کے بالمقابل درج ہے، اور افادۂ عام کے لئے پیش کئے جاتے ہیں:۔

سوال	جواب
۱۔ سب سے بڑی چیز	اللہ تعالیٰ
۲۔ سب سے اچھا ناصح	اللہ تعالیٰ
۳۔ سب سے لذیذ کھانا	جس میں کوئی جز حرام کا نہ ہو۔
۴۔ سب سے تلخ چیز	مالِ حرام۔
۵۔ سب سے بھاری مصیبت	جو آپ سے برداشت نہ ہو۔
۶۔ سب سے حرام غذا	وہ حرام جس کی آپ کے دل میں لالچ ہو۔
۷۔ سب سے اچھی دوا	جو آپکی بیماری کو دور کرے۔ (روحانی طور پر قرآن کریم)
۸۔ سب سے بڑی دولت	قناعت۔
۹۔ سب سے بڑا جنون	عشق الٰہی۔
۱۰۔ سب سے زیادہ خوفناک چیز	خدا کا غضب۔
۱۱۔ سب سے بڑا خوش نصیب	محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔
۱۲۔ سب سے بڑا طبیب	اللہ تعالیٰ جس کا نام ہی ہے اَلشَّافِی۔
۱۳۔ سب سے بڑا دولتمند	جسے سب سے زیادہ علم قرآن نصیب ہو۔
۱۴۔ سب سے بڑی عبادت	وہ نماز جس میں حضورِ قلب حاصل ہو۔
۱۵۔ سب سے زیادہ دلکش چیز	اللہ تعالیٰ کی ہستی۔

(ماخوذ از اخبار الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے تھے؟

(از محترمہ قانتہ پروین صاحبہ گوجرانوالہ)

یہ سب سے اہم اختلاف ہے جو احمدیوں اور غیر احمدیوں اور عیسائیوں کے مابین ہے۔ میں اس مضمون میں انجیل کے حوالوں سے جو کہ عیسائیوں کی مسلّمہ کتاب ہے، یہ ثابت کرونگی کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے بلکہ دوسرے انبیاء کی طرح ہی فوت ہوئے ہیں، یعنی زمین پر فوت ہوئے نہ کہ صلیب پر۔ میں کچھ دلیلیں مختصر طور پر بیان کرتی ہوں۔

(۱) اس امر کی پہلی دلیل انجیل کی یہ عبارت ہے:-

"تب بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں کہا کہ اے استاد! ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسنے انہیں جواب دیا اور کہا کہ "اس زمانے کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں، پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں نہ دکھایا جائیگا۔ کیونکہ جیسا یونس تین دن رات مچھلی کے پیٹ کے اندر رہا ویسے ہی ابن آدم تین دن رات زمین کے اندر رہیگا۔" (متی باب ۱۲ آیت ۳۸ تا ۴۱)

اس حوالہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کے وجود سے ایسا معجزہ صادر ہوگا جیسا کہ یونسؑ نبی کے ذریعہ ظاہر ہوا تھا۔ اور عیسائیوں اور ہمارا یہ اتفاق ہے، کہ حضرت یونسؑ مرکر زندہ نہیں ہوئے بلکہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں زندہ قبر کی سی کیفیت میں رہ کر پھر باہر آئے۔

سو اگر ہم یہ مان لیں کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت ہوگئے تھے تو حضرت یونسؑ کے معجزے کے ساتھ اس معجزہ کی کوئی مشابہت نہیں ہوتی، اور حضرت مسیحؑ کی پیشگوئی باطل ٹھہرتی ہے۔ اور اس کو حضرت یونسؑ کے معجزے سے ہرگز مشابہت نہیں۔ کیونکہ وہ مرکر زندہ نہیں ہوئے تھے۔

پس حضرت مسیحؑ سے مذکورہ بالا کلام کو سچا ثابت کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ آپ صلیب سے زندہ اتر کر تین دن رات زمین کے گڑھے میں گزارے، اور موت و حیات کی سخت کشمکش کے باوجود موت کے پنجے سے بچ گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) کتاب استثناء میں لکھا ہے :۔

"اگر کسی نے کچھ گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جائے اور تو اسے درخت پر لٹکائے۔ تو اسکی لاش رات بھر درخت پر نہ لٹکی رہے۔ کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ تیری زمین جس کا وارث خدا وند تیرا خدا تجھ کو کرتا ہے ناپاک نہ کیجائے۔"

(باب ۲۱۔ آیت ۲۲ و ۲۳)

اس حوالہ سے واضح ہے کہ مصلوب شخص ملعون ہوتا ہے۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ زندہ صلیب سے اتارے گئے، کیونکہ اگر انکی موت صلیب پر مان لیجائے تو تورات کے رو سے نعوذ باللہ وہ ملعون ٹھہرتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ موت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لعنتی اور (۲) غیر لعنتی۔ حضرت مسیح چونکہ خدا کے مقرب اور خدا کے برگزیدہ رسول تھے، اس لئے یہی ماننا پڑیگا کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ صلیب سے زندہ اتارے گئے۔

(۳) انجیل متی میں لکھا ہے کہ :۔

"تب اسنے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے، اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اسنے کہا کہ میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے تم یہاں ٹھہر اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ اور کچھ آگے بڑھ کر منہ کے بل گرا، اور دعا مانگتے ہوئے کہا کہ۔

اے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے گزر جائے۔ تو بھی میری خواہش نہیں بلکہ تیری خواہش کے مطابق ہو۔"

(متی باب ۲۶ آیت ۳۷ تا ۳۹)

اسی طرح مرقس میں لکھا ہے :۔

"اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لیا، اور وہ گھبرانے اور بہت اداس ہونے لگا، اور ان سے کہا ــــ

میری جان کا غم موت کا سا ہے۔ تم یہاں ٹھہرو، اور جاگتے رہو۔

اور وہ تھوڑا سا آگے جا کر زمین پر گرا، اور دعا مانگی، کہ اگر ہو سکے تو یہ گھڑی مجھ سے ٹلجائے۔ اور کہا ــــ

اے ابا! اے باپ!! سب کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے۔ اس پیالے کو مجھ سے ٹال دے لیکن نہ وہ جو میں چاہتا ہوں، بلکہ جو تُو چاہتا ہے۔"

(مرقس باب ۱۴۔ آیت ۳۳ تا ۳۶)

ان حوالہ جات سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں :۔

اوّل۔ یہ کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر مرنا نہیں چاہتے تھے۔ حالانکہ اگر وہ اس موت سے لوگوں کے گناہوں کے کفارہ ہونے کے لئے دنیا میں ظاہر ہوئے تھے تو پھر انکو اس پر خوشی کا اظہار کرنا چاہیئے تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوم - یہ کہ حضرت مسیحؑ گڑگڑا کر دعا مانگتے تھے کہ صلیب کی موت ان سے ٹل جائے۔ پس ہم نے اب یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی یہ دعا کہ مجھے صلیب کی موت سے بچا لیا جائے قبول ہوئی یا نہ ؟ کیونکہ حوالوں میں دعا کا ذکر ہے۔ قبولیت یا عدم قبولیت کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

اس کے متعلق عبرانیوں باب ۵ آیت ۷ تا ۹ میں لکھا ہے کہ :-

"اسنے اپنے مجسم ہونے کے دنوں میں بہت رو رو کر آنسو بہا بہا کے اس سے جو اسکو موت سے بچا سکتا تھا۔ دعائیں اور منتیں کیں، اور عمل کے سبب اس کی سنی گئیں۔ اگرچہ وہ بیٹا تھا پر ان دکھوں سے جو اسنے اٹھائے۔ فرمانبرداری سیکھی۔ وہ کامل ہو کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لئے ہمیشہ کی نجات کا باعث ہوا۔"

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ آپکی صلیبی موت سے بچنے کے لئے دعائیں قبول ہوئیں۔ لہٰذا اس کا یہی مطلب ہے کہ آپ صلیبی موت سے بچائے گئے۔

یہ تو انجیل سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم واحادیث سے بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر نہیں فوت ہوئے ✦

تصحیح مصباح ماہ جون کی اشاعت میں محترمہ امۃ الحی سعیدؓ صاحبہ زوجہ چوہدری سعید احمدؓ صاحب عالمگیر کی وصیت ۱۲۵۹۶ میں دو ہزار کی بجائے دو سو روپیہ شائع ہوا ہے۔ اصل رقم دو ہزار روپیہ ہے۔

افسوسناک انتقال

گذشتہ ماہ ۲۱ جون کو سلسلہ احمدیہ کے ایک مقدس بزرگ حضرت پیر منظور محمدؓ صاحب اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ٥

حضرت پیر صاحب مرحوم پرانے صحابی اور صوفی احمد جان صاحب مرحوم لدھیانوی کے صاحبزادے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی بہت سی خدمت سرانجام دی ہے۔ ابتداءً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب کی کتابت کی۔ بعدازاں حضور کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانا شروع کیا۔ اسی دوران میں قاعدہ یسرنا القرآن کی ایجاد کی۔ جس کی شہرت و مقبولیت محتاج بیان نہیں۔

سلسلہ کے اس زاہد بزرگ نے قریباً چوراسی سال عمر پائی۔

ادارہ مصباح حضرت پیر صاحب مرحوم کے پسماندگان، انکی صاحبزادی محترمہ حضرت ام داؤد احمدؓ صاحبہ، ان کے بھائی اکبر پیر افتخار احمدؓ صاحب و دیگر اقرباء کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنا خاص الخاص قرب عطا فرمائے، اور انکے پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہ ہجری شمسی

(از محترمہ امۃ القیوم صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ)

قریباً دس سال گزرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل مرحوم کی زیر نگرانی ایک کمیٹی قائم کی، تا یہ کمیٹی عمیق مطالعہ اور دقیق محنت کے بعد ہجری شمسی سنہ کا نقشہ قائم کرے۔ چنانچہ وہ نقشہ قائم کیا گیا۔ اور اُس وقت سے آجتک خدا کے فضل سے ہمارے اخبارات و رسائل میں اس سنہ ہجری شمسی کا استعمال ہو رہا ہے۔

لیکن انفرادی طور پر ہم نے اسے پس پشت ڈالا ہوا ہے اور عیسوی سنہ کو استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی تحریروں میں سنہ عیسوی کی بجائے سنہ ہجری شمسی درج کیا کریں۔ کیونکہ ان مہینوں کو اسلام کے بارہ اہم واقعات کی مناسبت سے یہ نام دیئے گئے ہیں۔

ماہ صلح جنوری کے مہینے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا کہ آپ اور آپ کے صحابہ رض خانہ کعبہ میں داخل ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم معہ ۱۴۰۰ اصحابہ رض مدینہ سے مکہ کیطرف روانہ ہوئے۔ جب آپ حُدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ قریش جنگ کے لئے آمادہ بیٹھے ہیں۔ اس پر آپ حُدیبیہ کے مقام پر ہی ٹھہر گئے۔ اور بدیل رض، خراش رض اور حضرت عثمان رض کو یکے بعد دیگرے مکہ روانہ کیا۔ تا وہ قریش مکہ کو بتائیں کہ ہم صرف عمرہ کرنے آئے ہیں جنگ کرنے نہیں آئے۔ لیکن قریش نے کسی صورت بھی مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔

بالآخر حُدیبیہ کے مقام پر چند شرائط پر صلح ہوئی۔ اس اہم واقعہ کی مناسبت سے جنوری کا نام **صلح** تجویز کیا گیا۔

ماہ تبلیغ فروری کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ممالک میں تبلیغی خطوط لکھے۔ جن میں سے زیادہ مشہور مقوقس شاہ مصر۔ قیصر شاہ روم۔ کسریٰ شاہ ایران ہیں۔

ماہ امان جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کر لیا اور آپ حج کے لئے روانہ ہوئے تو وہاں پر آپ نے ایک خطبہ فرمایا، اور تمام مکہ کے قریش کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کیطرح تمہیں یہی کہتا ہوں کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔
اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔

یعنی آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔
اس اخلاص کو دیکھ کر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔
یہ حج آپ کا آخری حج تھا۔ اس لئے اسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

پس حجۃ الوداع کے روز تمام لوگوں کو امان دینے کی یادگار پر مارچ کے مہینہ کا نام امان رکھا گیا۔

ماہ شہادت اپریل کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضل دقارۃ۔ بنی عامر د بنی سلیم کے رئیس آئے۔ اور کہا کہ ہمیں چند مسلمان دیں، تا وہ جا کر ہمارے قبیلوں میں تبلیغ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تو آپ سے بداعتمادی کی بو آتی ہے۔ لیکن انہوں نے ہر طرح یقین دلایا۔ جس پر اسی کے قریب صحابہؓ کو روانہ کیا گیا۔ لیکن رجیع اور بئر معونہ کے مقامات پر تمام صحابہؓ کو ایک ایک کر کے شہید کر دیا گیا۔ صرف تین صحابیؓ بچکر واپس آئے۔ اس لئے اس کا نام شہادت رکھا گیا۔

ماہ ہجرت (مئی) جب مکہ میں کفار نے حد سے زیادہ مسلمانوں کو تنگ کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب کے ذریعہ اطلاع دیگئی۔ کہ آج رات دشمن تمہارے قتل پر آمادہ ہے، اس لئے اب مکہ کو چھوڑنا چاہیئے۔
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ راتوں رات مکہ سے نکل کھڑے ہوئے۔ اس لئے مئی کے مہینہ کا نام مدینہ منورہ کیطرف، ہجرت کرنے کی یادگار میں ہجرت رکھا گیا۔

ماہ احسان جون کے مہینہ میں قبیلہ طے کیطرف سے شرارت نمودار ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو دو سو سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ جب آپ قبیلہ طے کو گرفتار کر کے لائے تو ان میں حاتم طائی کی ایک بیٹی بھی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کی سخاوت اور فیاضی کیوجہ سے اسے رہا کر دیا۔ لیکن اس فیاض باپ کی بیٹی نے اکیلے آزاد ہونا گوارا نہ کیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قبیلہ کو رہا کر دیا۔ اس قبیلہ پر احسان کرنے کیوجہ سے اس ماہ کا نام احسان رکھا۔

ماہ وفا غزوہ ذات الرقاع میں تمام صحابہؓ ننگے پاؤں پتھروں وغیرہ پر چلتے رہے تھے۔ جس سے پاؤں میں زخم ہو جانے کیوجہ سے پٹیاں باندھی ہوئی تھیں۔ اس وقت باوجود انتہائی مشکلات کے صحابہؓ نے جس صدق و وفا کا نمونہ دکھایا، وہ اس قابل نہ تھا کہ اسکو فراموش کیا جاتا۔
اس مناسبت سے جولائی کے مہینہ کا نام وفا رکھا گیا۔

ماہ ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اگست کے مہینہ میں بیرون عرب میں اشاعت اسلام کی بنیاد رکھی۔ گویا اس ماہ میں اسلام کا عرب سے باہر ظہور شروع ہوا۔ اس مناسبت سے اگست کے مہینہ کا نام ظہور رکھا گیا۔

ماہ تبوک ستمبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ غسانی بادشاہ آپ کے خلاف ایک لشکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم تیار کر رہا ہے۔ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ ہمیں شام کی سرحد پر جا کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اس پر آپ نے صحابہؓ کو تیاری کا حکم دیا، اور تیس ہزار کا ایک جرار لشکر لیکر روانہ ہوئے۔ جب آپ مقام تبوک پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ دشمن آپ کی آمد کی خبر سنکر منتشر ہو گیا ہے۔ اس پر آپ مع لشکر بخیریت واپس آگئے۔

اس غزوہ کا نام تاریخ میں غزوۂ تبوک ہے۔ اس بنا پر اس ماہ کا نام **تبوک** رکھا گیا۔

ماہ اخاء جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مکہ سے ہجرت کر کے نہایت بے سروسامانی کی حالت میں مدینہ پہنچے، تو ان مہاجرین کے ساتھ انصار نے حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر سلوک کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رشتۂ اخوت کو اور بھی مضبوط کرنے کے لئے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا باقاعدہ بھائی بنا دیا۔

چنانچہ طرفین نے اس رشتہ اخوت کو اسقدر اخلاص و وفاداری سے نباہا کہ آجکل حقیقی بھائی بھی اس کی مثال پیش نہیں کر سکتے۔

پس مہاجرین اور انصار میں رشتۂ اخوت کی یاد میں اس ماہ کا نام **اخاء** رکھا گیا۔

ماہ نبوت نومبر کے مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کیطرف سے نبوت عطا کی گئی۔

اس لئے اس ماہ کا نام **نبوت** رکھا گیا۔

ماہ فتح دسمبر کے مہینہ میں ۸ ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ ابو سفیان کو جب اطلاع ہوئی تو وہ مکہ سے باہر نکل کر مسلمانوں کے لشکر کا اندازہ کرنے کے لئے آیا۔ اور اسلامی لشکر کی قعت دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔ اس پر دوسرے رؤساء وغیرہ بھی جنگ کے لئے تیار نہ ہوئے۔ کیونکہ ان کا سب سے بڑا سردار مسلمان ہو چکا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اعلان کروایا کہ جو شخص خانہ کعبہ میں پناہ لیگا۔ جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لیگا۔ جو اپنے گھر میں بیٹھ جائیگا یا جو بغیر ہتھیار لگائے سڑکوں پر پھریگا۔ اسے امان دیجائے گی۔

اس کے بعد آپؐ فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوئے اس لئے فتح مکہ کی یادگار کے طور پر اس مہینہ کا نام **فتح** رکھا گیا ہے۔

پس یہ نام مسلمانوں کے دور اول کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے لے آتے ہیں۔ اور اسلامی تاریخ کے اہم واقعات مختصراً ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس لئے قومی روایات کو زندہ رکھنے اور اپنے اندر قومی اور اجتماعی روح کو پیدا کرنے کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ ان مہینوں کے اسماء استعمال کرنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فراقِ قادیان

(از محترمہ مطلوبہ خاتون سیکرٹری لجنہ اماء اللہ تاندلیانوالہ)

دل مرا مغموم ہے اے قادیاں تیرے بغیر
نیم بسمل کیطرح ہوں نیم جاں تیرے بغیر

دل میں تیری یاد نے برپا کیا ہے اک حشر
ہر خوشی دلگیر ہے اک رنجِ گراں تیرے بغیر

تیری فرقت میں مری جاں اسقدر غمناک ہوں
ساری خوشیاں مٹ گئی ہیں مری جاں تیرے بغیر

قادیاں کی پاک بستی میں مگن تھا دل مرا
ابتو دل گھبرا گیا ہے میری جاں تیرے بغیر

دیدۂ دل دید سے تیری منور تھے مگر
اب مجھے تاریک ہے سارا جہاں تیرے بغیر

ہے تیری رجعت یقینی کیا یقیں ؟ حق الیقیں
ورنہ مشکل ہے رہے کون و مکاں تیرے بغیر

فرقتِ جنت سے آدم کو ہوا از حد ملال
رنجیدہ مجھ کو ہے تحصیلِ جناں تیرے بغیر

چھوٹتا تیرا ہے کیا سارا زمانہ چھٹ گیا
پھر رہے ہیں بے وطن بے خانماں تیرے بغیر

شاکرہ شکرِ خدا ہر حال میں واجب تو ہے
پر زبانِ شکر بھی ہے بے زباں تیرے بغیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول رانی

(از محترمہ مبارکہ صاحبہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری)

ہم ابھی پھولوں کی خوبصورتی، نزاکت اور لطافت پر ہی تعریفی پل باندھ رہے تھے کہ کسی کی آواز کان میں آئی۔ دیکھا تو ایک بوڑھا آدمی ایک حسین مہ جبین لڑکی کے ساتھ نظر پڑا۔ اس کی شکل و صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ باغ کا محافظ ہے۔

وہ بوڑھا لڑکی کو اس طرح سمجھا رہا تھا جیسے کوئی استاد ایک چھوٹے اور ننھے طفلِ مکتب کو سمجھاتا ہے۔ لڑکی نے بنفشہ کا ایک پھول توڑا، تو بوڑھا اس سے مخاطب ہوا:۔

نعیمہ! دیکھو یہ پھول فروتنی، انکساری اور نیکی کی زندہ تصویر ہے۔ یہ اپنے آپکو کسقدر حقیر جانتا ہے، اس کا اندازہ اس کی شکل و صورت سے لگ سکتا ہے۔ خود پتوں کے پیچھے چھپا رہتا ہے۔ لیکن اردگرد کی ہوا کو اپنی دل آویز خوشبو سے معطر کر دیتا ہے۔

بیٹی! اہل دانش نے کہا ہے۔ نیکی کر اور کوئیں میں ڈال۔ جس کی عملی صورت یہ پھول ہے۔

دیکھو! جب کسی کے ساتھ بھلائی کرو تو اس پر اپنے آپکو ظاہر مت ہونے دو، بلکہ اس کی نظروں سے اسی طرح بچی رہو جیسے یہ پھول خوشبو دیتے ہوئے بھی آنکھوں سے اوجھل رہتا ہے۔ اگر خوبصورتی، پاکباطنی اور لطافت کا نمونہ دیکھنا چاہتی ہو تو سوسن کے اس پھول کو دیکھو۔ سفید، ریشم اس کی پنکھڑیوں کے سامنے کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ جونہی کسی نے میلا کچیلا ہاتھ لگایا اور اس پر دھبے پڑ گئے۔ ہر فرد بشر کو اس پھول کی صورت و سیرت سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس کیطرح پاکباز بننا چاہیئے۔

تم نے اکثر کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ گلاب سب پھولوں کا راجہ ہے۔ اس میں کیا خوبیاں ہیں جن کی بدولت اسے یہ مرتبہ حاصل ہے؟

سنو اور غور سے سنو!

یہ پھول باوجود اسقدر خوبصورت ہونے کے اپنے سر کو نیچے جھکائے رہتا ہے، گویا اپنے آپکو بالکل حقیر تصور کرتا ہے، اور تم جیسی بیٹیوں کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ اگر میری سی قدر و منزلت حاصل کرنا چاہتی ہو، تو ہمیشہ تکبر و نخوت سے دور رہو۔ میری سی سیرت پیدا کرو، کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صورت کا حقیقی زیور سیرت ہے۔ جسکی سیرت خراب ہے اس کی صورت کی کچھ وقعت نہیں۔

اگر دنیا میں خوشحال و فارغ البال رہنا چاہتی ہو تو انکساری اختیار کرو۔ اور جب تم اس میں کامیاب ہو جاؤ گی تو تمہاری طبیعت گناہوں سے خود بخود پھر جائے گی۔ تمہارا دل گلِ سوسن کی طرح ہو جائے گا۔

نعیمہ نے اپنے بوڑھے باپ کی باتوں کو غور سے سُنا، اور دل ہی دل میں وعدہ کر لیا کہ آخری سانس تک ان نصیحتوں پر عمل کروں گی۔

تھوڑی دیر کے بعد بوڑھا مالی پھر بول اٹھا کہ بیٹی! آج ہماری راجکماری کی سالگرہ کا دن ہے۔ جلدی سے ایک خوبصورت گلدستہ بناؤ، اور اس کے حضور میں جاؤ، دیر نہ کرو تاکہ وقت پر پہنچ سکو۔

نعیمہ نے فوراً پھول چننے شروع کر دیئے اور آدھ ہی گھنٹہ میں ایک ایسا خوبصورت گلدستہ تیار کیا جسے دیکھ کر اس کا باپ بھی دنگ رہ گیا۔ گلدستہ کو ایک خودساختہ ٹوکری میں رکھ کر نعیمہ محلوں کی طرف روانہ ہوئی۔

نعیمہ اپنے باپ کی اکلوتی بیٹی ہے۔ ماں کے سایہ سے محروم ہے، لیکن باپ کی خدمت کرنا اپنا مقدس فرض سمجھتی ہے۔ کیا مجال کہ اس کے حکم کو ٹالدے۔ جیسے شکل و صورت میں اپنا ثانی نہیں رکھتی ویسے ہی سیرت میں بھی یکتائے زمانہ ہے۔

وہ دیکھو ٹوکری کو سر پر رکھے ہوئے راجہ کے محل کیطرف جارہی ہے۔ جاتے جاتے محل کے دروازے پر جا پہنچی، اور گھٹ سے اندر داخل ہو گئی۔ راجکماری نے اس کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو مسکرا کر کہنے لگی:۔

نعیمہ! آج کیسے آئی ہو؟

نعیمہ نے گلدستہ آگے رکھدیا۔

راجکماری ٹوکری کی نفاست اور گلدستہ کی خوبصورتی پر لٹو ہو کر نہایت نرم آواز میں بولی۔

تم نے میرے لئے اپنے تمام ہرے بھرے گلشن کو خراب کر دیا۔ ایسے خوبصورت اور خوش نما پھول میں نے آجتک نہیں دیکھے۔ ٹوکری کی نفاست اور بھی غضب ڈھا رہی ہے۔ آؤ دونوں مہارانی کے پاس چلیں۔

یہ کہہ کر راجکماری نعیمہ کو ہمراہ لیکر مہارانی کے کمرے کیطرف چل کھڑی ہوئی۔ اور جب وہاں پہنچی تو کہنے لگی۔

اماں! دیکھو کیسا خوبصورت گلدستہ بنا کر لائی ہے۔ آجتک میں نے تو اس قرینے سے چنے ہوئے پھول نہیں دیکھے۔

مہارانی بھی گلدستہ کو دیکھ کر پھولی نہ سمائی، اور نعیمہ کو گلدستہ کا صلہ دینے کے لئے بیٹی کو اشارہ کیا۔ راجکماری ماں کا اشارہ پاتے ہی اپنی سبز مخملی پوشاک نکال لائی، اور اسے دے ڈالی۔

ساجدہ نامی ایک خادمہ پاس ہی کھڑی تھی، اسنے جب راجکماری کو اس طرح مہربان ہوتے دیکھا تو جل مری۔ دانت پیس کر رہ گئی۔ دل ہی دل میں کہنے لگی کہ اگر اس مالی کی بیٹی کو دنیا کے پردے سے نیست و نابود نہ کر دوں تو میرا نام ساجدہ نہ رکھنا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فِي نَعْتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قصیدہ کے بیس اشعار پیش کئے جا چکے ہیں۔ اب آٹھ شعر اور پیش کئے جاتے ہیں۔

(ادارہ)

۲۱۔ صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
آپؐ نے انکو گوبر کیطرح ذلیل قوم پایا

فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ
لیکن آپؐ نے انکو خالص سونے کی ڈلی کیطرح بنایا

۲۲۔ حَتَّى انْثَنَى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيقَةٍ
حتی کہ خشک میدان باغیچہ کی مانند سرسبز ہو گیا

عَذْبِ الْمَوَارِدِ مُثْمِرِ الْأَغْصَانِ
جس میں میٹھے پانی کے چشمے ہوں اور پھلدار ٹہنیاں

۲۳۔ عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ
بلادِ عرب سرسبز و شاداب ہو گئے

بَعْدَ الْوَجٰى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ
خشک سالی قحط اور خسارہ کے بعد

۲۴۔ كَانَ الْحِجَازُ مَغَازِلَ الْغِزْلَانِ
حجاز عورتوں سے معاشقہ کا اکھاڑہ تھا

فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمَانِ
لیکن آپؐ نے انکو رحمٰن میں فنا ہونے والے بنا دیا

۲۵۔ شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيهِمَا
دو چیزوں میں ساری قوم اندھی ہو گئی تھی

حَسْوُ الْعُقَارِ وَكَثْرَةُ النِّسْوَانِ
شراب کے جام پر جام پینا اور عورتوں کی کثرت

۲۶۔ أَمَّا النِّسَاءُ فَحُرِّمَتْ إِنْكَاحُهَا
عورتوں کا نکاح حرام کر دیا گیا

زَوْجًا لَهُ التَّحْرِيمُ فِي الْقُرْآنِ
ان مردوں سے جن کی حرمت قرآن میں بیان کی گئی ہے

۲۷۔ وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا
اور آپؐ نے شراب خانوں کو ویران کر دیا

وَأَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ
اور شراب کے اڈوں کو عرب کے شہروں سے دور کر دیا

۲۸۔ كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا
کتنے ہی تھے جو شراب کے بھرے ہوئے مٹکے چڑھا جاتے

فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّينِ كَالنَّشْوَانِ
لیکن آپؐ نے انکو دین کے نشہ کی عادت ڈالدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چور کی عقلمندی

(از بشریٰ صاحبہ متعلمہ جماعت ہفتم نصرت گرلز سکول ربوہ)

دو چوروں نے آپس میں یہ عہد کیا کہ چوری کرنے کے لئے ہم اکٹھے نکلا کریں گے۔ مگر جو چیز جس کے ہاتھ لگیگی وہ اسی کی ہوا کرے گی، دوسرے کو اس میں سے کچھ حصہ نہ ملیگا۔ اور ہم ایکدوسرے کو گرفتار کرانے کی کوشش ہرگز نہ کریں گے۔

ایکدفعہ دونوں چور ایک بہت بڑے ہوٹل میں پہنچے۔ وہاں اتفاق سے سونے کا ایک چمچہ ان میں سے ایک کے ہاتھ لگ گیا۔ باوجود بہتیری کوشش کے دوسرے چور کے ہاتھ کچھ نہ لگ سکا۔ کچھ ملا بھی تو سب کی نظروں کے سامنے اسے اڑانے کا موقعہ نہ مل سکا۔

جس چور کو سنہری چمچہ ملا تھا اسنے احتیاط سے چمچہ کو اپنے موزے میں چھپا کر رکھ لیا۔

دوسرا چور یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں جل رہا تھا۔ مگر کرتا کیا، عہد کے خیال سے ساتھی کو گرفتار بھی نہ کرا سکتا تھا۔ اور اس کی کامیابی اور اپنی ناکامی دیکھی بھی نہ جاتی تھی۔

سوچتے سوچتے ایک انوکھی تدبیر سوجھ گئی۔ اسنے ہوٹل کے کل مہمانوں سے کہا:-

مجھے بہت سے تماشے کرنے آتے ہیں۔ اگر آپ سب صاحبان ایک گھڑی کے لئے میرے تماشے دیکھیں تو آپ بیحد خوش ہوں گے۔

یہ سنکر سب ایک کمرے میں جمع ہو گئے۔ پہلا چور بھی یہ دیکھنے کے لئے ایک طرف کو آ بیٹھا کہ اس کا ساتھی کیا تماشے دکھاتا ہے۔

تماشہ دکھانے والے چور نے اونچی آواز میں کہا۔ میں اپنی چیز کو جیب میں ڈالکر جہاں چاہوں پہنچا سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ چاہیں تو یہ تماشہ آپکو دکھاؤں؟

لوگوں نے بہت شوق ظاہر کیا۔ تو چور نے ہوٹل کے مالک سے کہا۔۔۔۔

جائیے ایک سونے کا چمچہ لے آئیے۔!

مالک چمچہ لے آیا۔ تو چور نے اس سے کہا۔۔۔۔

آپ اس چمچہ کو اپنے ہاتھ سے میری جیب میں ڈال دیجئے۔ پھر دیکھئے یہ کس طرح میری جیب سے غائب ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوٹل والے نے کل تماشہ دیکھنے والوں کے سامنے ایک سنہری چمچہ اس کی جیب میں ڈال دیا اور الگ کھڑا ہوگیا۔

اب چور نے اونچی آواز سے کہا۔

صاحبو دیکھتے رہو، میرے دونوں ہاتھ سر کے اوپر ہیں۔ چمچہ جیب میں ہے۔ میں اسے کسی طرح نہیں نکال سکتا۔ لیجئے! اب میں اس چمچہ کو حکم دیتا ہوں کہ فوراً میری جیب میں سے نکل کر میرے ساتھی کے موزے میں چلا جائے۔

اتنا کہنے کی دیر تھی کہ لوگ اس کا سچ جھوٹ دیکھنے کی غرض سے اس کے ساتھی کا موزہ دیکھنے لگے۔ دیکھتے ہیں تو اس میں سنہری چمچہ موجود ہے۔

ہوٹل کے مالک اور تماشہ دیکھنے والوں نے خیال کیا کہ سچ مچ چمچہ اس کی جیب سے نکل کر دوسرے شخص کے موزے میں چلا گیا ہے۔ انہیں یہ کیا معلوم کہ یہ چمچہ پہلے ہی چوری جا چکا تھا۔ اور جو چمچہ جیب میں ڈالا گیا وہ جیسے کا تیسا تماشہ دکھانے والے چور کی جیب میں پڑا ہے۔

دوسرے چور نے اس ہوشیاری سے ایک سنہری چمچہ بھی اڑا لیا، اور تماشہ دیکھنے والوں سے انعام بھی حاصل کر لیا۔ پہلا چور ہکا بکا رہ گیا۔ مگر کیا کرتا، وعدہ کے مطابق دوست کو پکڑوا تو سکتا ہی نہ تھا۔ چپکے سے اپنے گھر کا رستہ لیا۔

بہنو! آپ پر اس کہانی کے پڑھنے سے تماشہ دکھانے والوں کی حقیقت ظاہر ہوگئی ہوگی، کہ وہ کس طرح سادہ لوگوں کو مکاری اور عیاری سے دھوکا دیتے ہیں ان برائیوں کے باعث ہی ہم احمدی بچیوں کو ان مجالس سے بچنے کی نصیحت کیجاتی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ میری ہر احمدی بہن ہر بری مجلس اور ہر بری سہیلی سے الگ رہنے کی کوشش کرے گی۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

جن بہنوں اور بھائیوں نے مصباح کے خریدار بنائے ہیں ان کے نام دلی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں :-

(۱) محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ بنت محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری — ۳ عدد

(۲) محترمہ امۃ الرشید صاحبہ چک نمبر ۳۲ — ۲ "

(۳) محترمہ اقبال بیگم صاحبہ۔ ڈی کم شو سٹور کھلنا۔ (پاکستان) — ۱ ایک

(۴) محترم صوبیدار میجر محمد سعید صاحب او۔بی۔آئی چک لالہ — ۲ "

درخواستہائے دعا

(۱) محترمہ امۃ السلام صاحبہ دختر صوبیدار میجر محمد سعید صاحب چک لالہ تحریر فرماتی ہیں۔ کہ میرا بڑا بھائی بشیر احمد ڈاڈر ہسپتال میں بیمار پڑا ہے گو انکی صحت خدا کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ سلسلہ کی جملہ خواتین سے استدعا ہے کہ میرے بھائی کی کامل صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(۲) محترمہ اقبال بیگم صاحبہ کھلنا (پاکستان) کی صحت کمزور رہتی ہے وہ بہنوں سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ تمام بہنیں انکی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

آہ! باجی امۃ العزیز مرحومہ

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے

آہ! آج باجی ہوتیں تو وہ بھی شوق و محبت سے مصباح کی خریدار بنتیں اور دینی علوم سے پُر مضامین لکھتیں، مگر افسوس انکی زندگی نے وفا نہ کی، دینی علم جو حاصل کیا تھا اسے پھیلا نہ سکیں۔

باجی مرحومہ ۲۳ سال کی عمر میں سات ماہ شدید علالت کے بعد ۲۹ ستمبر ۱۹۴۷ء کی صبح کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کا اس عین عالمِ شباب میں ہم سے رخصت ہو جانا ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ مگر مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

بچپن کا نام سعیدہ تھا۔ ہماری پھوپھی جان مرحومہ کا نام امۃ العزیز تھا۔ انہوں نے سلسلہ کی خدمت کے لئے دینی تعلیم حاصل کی تھی اور مولوی پاس کی۔ اور ابھی اکیس سال کی عمر ہوئی تھی کہ ہم کو داغ مفارقت دے گئیں۔ ہماری پھوپھی جان مرحومہ چونکہ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھیں، اس لئے

حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

انکی وفات کے بعد اس صدمہ کو بھلانے کے لئے ہماری دادی اماں جان اپنی اس پوتی کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس وقت ۷-۸ سال کی عمر ہوگی۔ خدا کی قدرت کہ انکی عادتیں بھی پھوپھی جان مرحومہ کی عادتوں سے ملتی تھیں۔ مثلاً شوقِ تبلیغ و شوقِ خدمتِ دین اور زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کا شوق، حضرت امیر المؤمنین اور سارے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیحد محبت۔

غرض جوں جوں بڑی ہوتی جاتیں پھوپھی جان کیطرح بنتی جاتیں۔ اور جس طرح پھوپھی جان اپنی پیاری باتوں کیوجہ سے ہر ایک کو دل عزیز تھیں، یہ بھی ہر ایک کی دلعزیز بن گئیں۔

دس بارہ سال کی عمر میں ایکدن حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ملنے گئیں۔ حضور آرام فرما رہے تھے کہ انکو اچانک دیکھ کر فرمانے لگے۔ میں نے سمجھا کہ امۃ العزیز (مرحومہ) آگئی ہے۔ اسدن سے حضور نے ان کا نام سعیدہ سے بدل کر امۃ العزیز رکھدیا۔ پھر فرمایا کہ تمہیں اب سب امۃ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پکارا کریں۔

مرحومہ نے مڈل پاس کرنے کے بعد حضور کی منشاء کے مطابق دینیات کالج (قادیان) میں تعلیم حاصل کی، اور علم دین کے حصول کے لئے کمال درجہ جد وجہد کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی، اور سات سال کا کورس پانچ سال میں ختم کر کے علیمہ بن گئیں، وظیفہ بھی حاصل کیا۔ پھر علامہ بننے کا ارادہ کر رہی تھیں کہ فسادات کیوجہ سے یہ خیال ترک کرنا پڑا۔

انکے ایک استاد نے انکی وفات پر افسوس کرتے ہوئے لکھا کہ :۔

"مرحومہ کالج کی چوٹی کی طالبات میں سے تھیں، اور دین سے خاص طور پر اُنس تھا، اور دینی قابلیت بہت بڑے عالم کے برابر رکھتی تھیں۔ مگر افسوس! زندگی نے وفا نہ کی، اور سلسلہ ان کی خدمات سے محروم رہا۔"

قادیان کی ارض پاک سے بیحد محبت تھی۔ اکثر کہا کرتی تھیں کہ قادیان سے باہر رہنا میرے لئے بہت مشکل ہے۔ قادیان سے نہ نکلنے کا سب گھر والوں کو زور دیتی رہیں اور آخر تک یہی کہتی رہیں کہ یہاں کچھ نہ ہوگا۔ ہم نہیں جا سکتے۔ مگر آخر ظالموں نے مرکز سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ جس کا انکو بیحد صدمہ تھا۔

انکی شادی کا سارا سامان تیار تھا جو رہ گیا، مگر اس کے ذکر کرتے ہوئے کہتیں۔ مجھے بالکل افسوس نہیں صرف قادیان میں نہ رہنے کا غم ہے۔

سلسلہ کے کاموں کو شوق سے کرتیں، اور اپنی خوش اخلاقی سے ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیتیں۔

تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل ہوئیں تو ہر سال دوگنا چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ جس کسی نے کہا کہ اس طرح تو یہ رقم بہت زیادہ بن جائیگی۔ تو اسکو جواب دیتیں کہ جس خدا کی راہ میں دینا ہے وہ ادا کرنے کے لئے روپیہ نہ دے گا؟

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جو خط لکھا تھا، جس میں یہ عہد تھا کہ ہر سال دوگنا چندہ دوں گی۔ وہ خط اخبار الفضل میں چھپ گیا تھا۔

مرحومہ نے اپنے اس عہد کو آخر تک نبھایا۔ یعنی پہلے سال پانچ، دوسرے سال دس، تیسرے سال بیس اور چوتھے سال چالیس روپے دیئے۔ بیماری کے ایام میں چالیس روپے اپنی کئی ضروریات کو روک کر ادا کئے اور اپنا وعدہ بموجب مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کے پورا کر گئیں۔

دین کے سارے ارکان کا خیال رکھتی تھیں۔ نماز کی بڑی پابند تھیں، اور تہجد گزار تھیں، بیماری کی حالت میں بھی نماز باقاعدہ پنجوقتہ ادا کرتی رہیں، اور آخر دم تک نماز پڑھی۔ بیماری کا سارا عرصہ نہایت صبر و تحمل سے گزارا۔

مرحومہ بااخلاق، ملنسار، مہمان نواز، سلیقہ شعار زندہ دل اور گھر میں بڑوں کی فرمانبردار اور نہایت خدمتگذار تھیں۔ خواہ کتنی غمگین ہوں ہر وقت چہرہ سے بشاشت ٹپکتی تھی۔ غرض مرحومہ اعلیٰ اوصاف سے متصف تھیں۔

مرحومہ کی شادی کو صرف گیارہ ماہ ہوئے تھے جس میں سات ماہ تو بیماری میں گذر گئے۔ شادی پناہ گزینی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے سروسامانی کی حالت میں ہوئی، اور پھر یہ بیماری بھی اسی حالت میں گذری۔ جس کا نہایت دکھ ہے کہ مرحومہ کی صحیح خدمت نہ ہو سکی۔ مگر مرحومہ نے نہایت صبر و استقلال سے اپنا وقت گذار کر اپنا سفرِ آخرت اختیار کر لیا۔

ہم دونوں کی آپس میں بہت محبت تھی۔ میری تایا زاد بہن تھیں اور نند بھی اور سہیلی بھی۔ اکثر میرے ساتھ بیٹھ کر گھنٹوں دینی علوم مجھے بتایا کرتیں۔ ایسے محبت و شفقت کرنے والے وجود کے جدا ہو جانے کا ہم کو بیحد صدمہ ہے کہ جو ہمارے گھر کی رونق تھا۔ سب سے زیادہ صدمہ ہماری دادی جان کو ہوا کہ جن کو اس ضعیفی کی عمر میں دوسری دفعہ یہ جانگداز صدمہ سہنا پڑا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں اعلیٰ درجات عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

نیز میرے چھوٹے چچا جان قاضی منصور احمد صاحب بھی قریباً دو ماہ سے بیمار ہیں۔ دن بدن کمزور ہو رہے ہیں اور کسی علاج سے ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہو رہا اور بیماری تشویشناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ اس فکر نے اب ہماری دادی جان کو اور بھی نڈھال کر دیا ہے۔ لہٰذا تمام احمدی بہنوں سے معروض ہوں کہ میرے پیارے چچا جان کے لئے خاص طور پر دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انکو مکمل شفا بخشے اور اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر سلامت رکھے، اور ہم سب کو مزید رنج و غم سے بچائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

(صفیہ بیگم اہلیہ نصیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی)

درخواست دعا

سات سال ہوئے کہ میرے منجھلے ماموں جان جناب حاجی مولوی محمد دین صاحب واقفِ زندگی تحریک جدید بحکم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بغرضِ تبلیغ ملک افریقہ کے لئے روانہ ہوئے تھے کہ چند دنوں کے بعد ہی جہاز کو حادثہ پہنچا۔ جسکی وجہ سے وہ ابھی تک مفقود الخبر ہیں۔ عرصہ دو سال کے بعد ریڈ کراس سوسائٹی کیطرف سے اطلاع ملی تھی کہ وہ بچائے گئے ہیں۔ لیکن اب مزید پانچ سال کا عرصہ ہو چکا ہے کہ کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی جس سے قلبی پریشانی رہتی ہے۔ تمام ناظرین سے درخواست دعا ہے کہ وہ دردمندانہ دل سے میرے ماموں جان کے لئے دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے متعلق تسلی بخش اطلاع دے۔ اور ان پر ہر آن رحم فرمائے۔ آمین

(۲) میرے چھوٹے چچا جان مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری کا چھوٹا لڑکا عبد السلام چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین

(امۃ اللہ خورشید۔ مری)

کشیدہ کاری

ایک خوبصورت پھُول

بہنیں مینٹل پیس اور پرس پر ایپلک ورک یا تلّے کی باریک ڈوری سے
بنائیں بیحد خوشنما معلوم ہوگا۔

حُور بانو پانی پتی

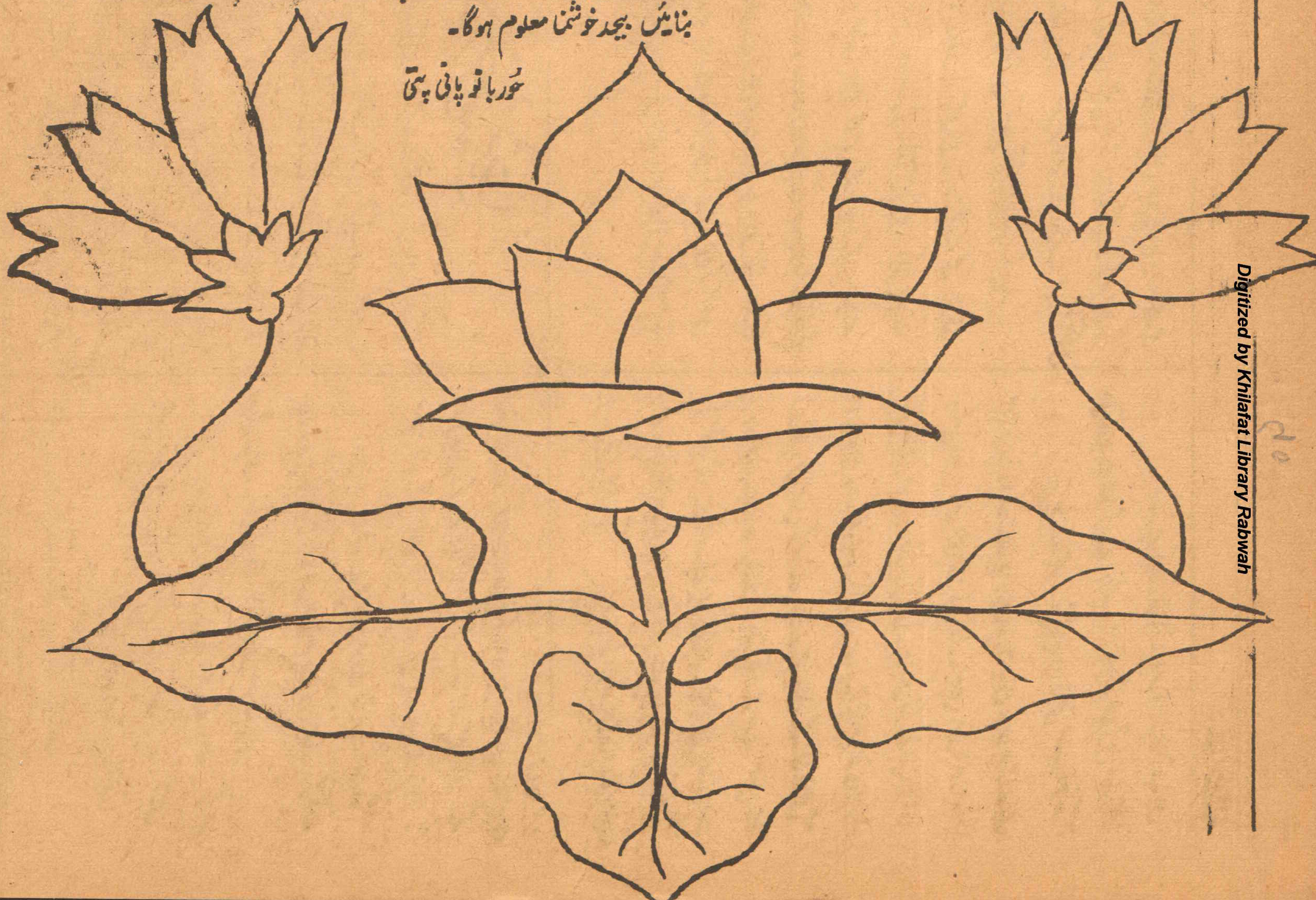

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:- منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۱۰۵۸ - مَیں سردار خان ولد چوہدری نواب خان صاحب عمر ۷۰ سال ساکن فتو چک ضلع جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری پنشن سالانہ ۲۱۰/- روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ بعد میں جیسے کہ صورت ہوئی۔ عمل ہوگا۔

العبد:- سردار خان بقلم خود۔ ٹھروہ
ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۱۹۷۶ - میں امیر بیگم صاحبہ زوجہ میاں ولایت محمد صاحب مرحوم عمر ۵۰ سال ساکن موچی دروازہ، لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد نقد روپیہ ۱۵۰۰/- روپیہ زیور طلائی وزنی چوڑیاں چار تولہ قیمتی ۴۲۵/- روپیہ ہے۔ میں اس کل کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:- امیر بیگم زوجہ میاں ولائیت محمد صاحب مرحوم گلی لوہاراں۔ موچی گیٹ۔ لاہور

گواہ شد:- فضل الرحمان بقلم خود

گواہ شد:- سید ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۲۵۴۱ - میں چوہدری رحمت علی ولد چوہدری مولا بخش صاحب عمر ۳۶ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ مبارک پور ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ 4½ بیگھہ زمین قیمتی ۲۲۵۰/- روپے دوکان کریانہ قیمتی ۱۵۰۰/- روپیہ، ایک گھوڑی قیمتی ۲۵۰/- روپیہ، ایک عدد گائے مع وچھی قیمتی ۱۰۰/- روپیہ، ایک عدد جھوٹی قیمتی ۶۰/- روپے، اور دو عدد رہائشی مکان کچا قیمتی ۶۰۰/- روپیہ ہے۔ کل جائیداد قیمتی ۴۷۶۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- چوہدری رحمت علی بقلم خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد :- محمد سلیم احمد بقلم خود

گواہ شد :- سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۲۱۴۷ :- میں غلام اللہ ولد چوہدری غلام محمد صاحب عمر ۳۸ سال ساکن پوہلا۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۳/۴۹ حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۰ روپے پر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا ہو گئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔

العبد :- غلام اللہ بقلم خود

گواہ شد :- غلام محمد والد موصی امیر جماعت

گواہ شد :- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۶۴۰ :- میں حمیدہ بیگم زوجہ عزیز احمد درویش عمر ۱۸ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۶/۴۸ حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیّت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

الامۃ :- حمیدہ بیگم اہلیہ عزیز احمد درویش

گواہ شد :- نظیر بیگم صدر

گواہ شد :- رقیہ صادق سیکرٹری

گواہ شد :- مفتی محمد صادق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

صحّتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں کی جائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پچھلے دنوں کوئٹہ میں تکلیف رہی ہے۔ گو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کو صحت ہو رہی ہے۔ لیکن حضورؐ کی ادنیٰ سی تکلیف بھی ہمارے لئے کرب و اضطراب کا موجب ہے۔ اس لئے تمام بہنیں اپنے پیارے امام کے لئے شب و روز اپنے مولیٰ کے حضور دست بدعا رہیں۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مقدس وجود کے زمانہ میں پیدا کیا ہے۔ جس کی اس نے پہلے اور پچھلے صحیفوں میں خبر دی ہے۔ اس لئے شکر گذاری کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ہم ہر وقت دعاؤں اور صدقات میں لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو ...... شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین۔

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب بھی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ صحت و مرض میں اُتار چڑھاؤ رہتا ہے۔ اُن کے لئے بھی دُعا فرمائی جائے۔ کہ شافیٔ مطلق اُنہیں جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین